ماہنامہ سیدھا راستہ

فروری 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**

بلاک بی تھری گجر پورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی دُرستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو

بیسیوں حوالہ جات سے مزیّن، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول،

امین علم لدنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ

(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)

قدس سرۃ العزیز

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ

حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زم زم

رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ

منیر احمد یوسفی

رحمہ اللہ تعالیٰ

مسلسل اشاعت کا تیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنّت پاکستان

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج

نیرِ اشرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول

مُنیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

(ایم۔اے)

نظرِ عنایت

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

حُسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ۔ شانِ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	اَفضل کیا کیا اور کون کون؟	11
5	تین کی برکات۔	18
6	صوفیاء کرام اور حُسنِ اَخلاق۔	23
7	رحمٰن کے بندے۔	27
8	خاتونِ جنت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔	34
9	تبرُّک بآثارِ الصّالحِین۔	40
10	دارالافتاء جامعہ یوسفیہ	42
11	روایت خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔	45
12	رپورٹ برائے تقسیم اَسناد و دستار بندی و دوپٹہ پوشی۔	47

سرپرستِ اعلیٰ

صاحبزادہ والاشان

پیر بشیر احمد یوسفی زیدمجدہ الکریم

0313-3333777

مدیر اعلیٰ

مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی

مدیر معاون

مفتی محمد آصف یوسفی

علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز

پیر طریقت شیخ فہد احمد یوسفی

حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر

رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی)

محمد عثمان علی یوسفی

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون وبیرون ملک) روپے

الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات وسعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیرِ انتظام صاحبزادہ والاشان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط وکتابت وترسیل زر کا پتا

ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" 1-C-480 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور

متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر عظیم احمد یوسفی محمد اعظم یوسفی، احسن علی

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

قیمت فی شمارہ 40 روپے

پبلشر منیر احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر A-977 بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

http://www.nagina.tv

حمد باری تعالیٰ

ازقلم: پیرطریقت حضرت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

حمد تیری ذات کو اَے کار ساز و کردگار
میں ترا بندہ خداوندا' عمل سے شرمسار
یا رب اقلیمِ جہاں کا راز تیرا با وقار
ہے ترے ہی زیرِ فرماں سب عروج و اِفتخار
لالہ و نرگس کلی متلاشیءِ صد نو بہار
ہر کسی کے واسطے تُو لمحہ لمحہ غم گُسار
میرے باطن کے چمن کا ہے گریباں تار تار
دِل گلوں کا خواہش مند ہے ڈَس رہی ہے نوکِ خار
پوری ہوں گی دیدۂ پُر نم کی ساری حسرتیں
سایۂ رحمت ترا دے گا اگر دِل کو قرار
لاکھ کوتاہی سہی رَحمت سے مایوسی نہیں
آنکھیں اِحساسِ ندامت سے ہیں بے شک اَشکبار
رات دِن رنج و اَلم سے دِل ہے رَنجیدہ بڑا
اِتنا ہے بارِ گناہ شرمندہ ہوں پروردِگار
ہر جگہ ہیں تیرے اَلطاف و کرم کی بارشیں
دُنیا و محشر میں تیری رَحمتیں ہیں بے شمار
ہر گھڑی ہر کوئی سائل ہے تری سرکار میں
ادنیٰ سے ادنیٰ کا تیری رَحمتوں پر اِنحصار
اَب کرم کی ڈالیاں زمزؔم کا بن جائیں نصیب
ڈھونڈتا پھرتا ہے تیرے فضل کے لیل و نہار

تمام قارئین کرام 22 جمادی الآخر' یومِ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں آپ کی شان وفضلیت کو گھروں اور مساجد میں بیان فرمائیں۔

شانِ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ازقلم: امین علم لدنی پیرطریقت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

محمد رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم خدا دے اَمر تھیں
اِمامت کرائی اے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
صحابہ رضی اللہ عنہم تے مشکل کشا سارے پچھے
عجب شان پائی اے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
جیہدا ذکر آیا اے دسویں سپارے
جنہیں غار وچہ کیتے رَج رَج نظارے
پئے ڈنگ تے ڈنگ سپ نے سی مارے
نظر نہ ہٹائی اے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
جنہوں نال رکھیا نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بشارت بہشتاں دی دِتی خدا نے
جیہدی بیعت کیتی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے
تے یاری نبھائی اے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ ساتھی نبی دے سفر دا
اُحد دا تے خندق' حنین و بدر دا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا ساتھی قبر تے حشر دا
نہ جھلّی جُدائی اے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
جدوں جام صدیق رضی اللہ عنہ اُلفت دا پیتا
عطا عِلمِ اَرحام اللہ نے کیتا
سی فرما دتا لڑکی ہووے گی پیدا
کرامت وکھائی اے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
ہے صدیق رضی اللہ عنہ یوسفؔ صداقت دا تارا
تے قصرِ خلافت دا روشن منارا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم دا دُلارا خدا دا پیارا
مجسم صفائی اے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اداریہ

اُمریکہ اِیران ممکنہ جنگ میں پاکستانی مفادات کی پاسداری

3 جنوری 2020ء کو عالمی دہشت گرد امریکہ نے اپنی روایتی غنڈہ گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایرانی فورس القدس کے چیف 62 سالہ میجر جنرل قاسم سلیمانی کو عراق میں اُن کے میزبان پاپولر موبلائزیشن فورسز کے ڈپٹی چیف ساتھیوں سمیت' بغداد ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہوئے ڈرون حملے میں ہلاک کر دیا اور بڑی ڈھٹائی سے اِس غنڈہ گردی کو ایک ''فیصلہ کن ایکشن قرار دیا'' امریکہ کے اِس غیر قانونی اقدام سے مشرق وسطیٰ میں نہایت کشیدہ صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ واضح ہو کہ موجودہ امریکی صدر نے اِقتدار میں آنے کے بعد سب سے پہلے سعودی عرب کا دورہ کیا جہاں پر اُس نے نیٹو ممالک کی کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے ایران کو دہشتگرد ملک قرار دے کر اُسے دُنیا میں تنہا کرنے کی اپیل کر کے اُس کے ساتھ عملاً جنگ کا آغاز کر دیا تھا اور پھر ایران کے ساتھ واشنگٹن انتظامیہ کا طے کردہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کا معاہدہ سبوتاژ کرتے ہوئے ایران پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں' جبکہ ایران نے امریکی پابندیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنے ایٹمی پروگرام پر کام جاری رکھا اور آج ایران کی طرف سے اِس امر کی تصدیق کی جارہی ہے کہ جس ٹیکنالوجی پر امریکہ اِترا رہا ہے وہ ایران کے پاس بھی ہے۔ لہٰذا ایران نے جنرل قاسم سلیمانی کی ہلاکت کا بدلہ لینے کے لئے ''آپریشن سلیمانی'' کے نام سے عراق میں امریکہ کے فوجی اڈوں پر میزائل حملہ کر کے امریکہ کے 80 فوجی ہلاک کرنے کا دعویٰ کر دیا۔ اِس پس منظر میں اگر امریکی جارحانہ عزائم برقرار رہے اور اُس نے چین کی وارننگ (کہ امریکہ طاقت کے بے جا استعمال سے باز رہے اور معاملات کا حل مذاکرات کے ذریعے نکالے) کو صرفِ نظر کرتے ہوئے طاقت کے غلط اِستعمال سے رجوع نہ کیا تو اُس کی اگلی کوئی بھی کارروائی خدانخواستہ اِس خطہ میں جنگ پر منتج ہوسکتی ہے جو لامحالہ امریکہ اور ایران تک محدود نہیں رہے گی بلکہ خطہ کے تمام ممالک اِس کی زَد میں آجائیں گے۔ جبکہ یہ صورت حال پاکستان کے لئے تو اور بھی زیادہ مشکلات کا باعث بن سکتی ہے کیونکہ امریکہ اور پاکستان کے مابین اِس وقت اعتماد سازی کی دوطرفہ کوششیں جاری ہیں۔ امریکہ نے افغان اُمن عمل میں بھی پاکستان کے کردار پر اِنحصار کیا ہوا ہے اور امریکی صدر نے گزشتہ دنوں پاکستان کے لئے فوجی تربیت پروگرام بحال کرنے کی بھی توثیق کر دی ہے۔

چنانچہ اِس صورت حال میں امریکہ اور ایران کے مابین جنگ کا آغاز ہوتا ہے تو امریکہ پاکستان سے اِسی طرح اِیران کے خلاف جنگی تعاون کا متقاضی ہوگا جس طرح 9/11 کے بعد پاکستان کو افغان جنگ میں فرنٹ لائن اتحادی کا کردار سونپا گیا اور اِس سے لاجسٹک سپورٹ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے تین فضائی اڈے بھی استعمال کئے گئے' جس کے ردِعمل میں پاکستان بدترین دہشت گردی کی لپیٹ میں آگیا اور نتیجتاً اِس کو 70 ہزار سے زائد اپنے شہریوں کی قیمتی جانوں اور اَربوں روپے کے مالی نقصانات اُٹھانا پڑے۔ اِس تناظر میں اگر امریکہ ایران کے خلاف جنگ چھیڑتا ہے تو وہ لامحالہ ایران کے خلاف ہم سے بلوچستان میں معاونت کا متقاضی ہوگا جو ہمارے لئے زہر قاتل ثابت ہوسکتی ہے۔ کیونکہ گوادر پورٹ اور سی پیک کے ناطے بلوچستان میں امریکی فوجوں کی نقل وحرکت اور وہاں سے ایران پر حملے کے ہم متحمل نہیں ہوسکتے۔ اگر خدانخواستہ اَب پھر ہم نے امریکی اِتحادی کا کردار قبول کر لیا تو اِس کی پہلی زَد سی پیک پر پڑے گی' اور سی پیک امریکہ اور بھارت کو کسی صورت قبول نہیں ہے۔ اِس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ سی پیک کو سبوتاژ کرنا امریکہ اور بھارت کا مشترکہ ایجنڈا ہے۔ اِس تناظر میں امریکہ ایران جنگ کی صورت میں ہمیں اپنے قومی اور ملکی مفادات کی پاسداری کرنا ہوگی

جو امریکہ کے جنگی اتحادی کے کردار سے گریز سے ہی ممکن ہوسکتی ہے۔ یہ بات نہایت خوش آئند ہے کہ پاک فوج کے ترجمان ڈی جی آئی ایس پی آر میجر جنرل آصف غفور نے واضح طور پر باور کرایا ہے کہ امریکہ ایران جنگ کی صورت میں کسی کو پاکستان کی سرزمین اِستعمال کرنے کی اِجازت نہیں دی جائے گی' اِسی طرح وزیر اعظم پاکستان نے بھی واضح کیا ہے کہ پاکستان کسی جنگ کا حصہ نہیں بنے گا بلکہ قیامِ اَمن کے لئے اپنا کردار اَدا کرتا رہے گا۔

تاہم امریکہ ایران کشیدگی ختم کرانے کے لئے عالمی اور علاقائی قیادتوں کے مدبرانہ کردار کی بھی ضرورت ہے' مسلم قیادتوں کو وزیر اعظم ملائیشیا کی اِس بات کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا کہ اَب مسلم اُمّہ کے اِتحاد کا وقت آ گیا ہے ورنہ کوئی بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ اِس صورتِ حال میں اَب اَقوام متحدہ' او آئی سی اور یورپی یونین سمیت تمام نمائندہ عالمی اور علاقائی اداروں کے ہنگامی اجلاس طلب کر کے ایران امریکہ کشیدگی ختم کرانے کی کوشش کی جائے۔ واضح ہو کہ اِس خطہ کی اور ہماری سلامتی سے متعلق ہمارے مفادات چین اور ایران کے ساتھ وابستہ ہیں اور ہمیں اپنی سلامتی اور قومی مفادات کی ہی نگہبانی کرنی ہے۔ امریکہ ہمارے خلاف بھارتی جنگی جنون کی بھی حوصلہ اَفزائی کر رہا ہے اور ایران کے ساتھ کشیدگی میں بھی بالخصوص ہماری سلامتی کے لئے خطرات پیدا کر رہا ہے' تو ہمیں اِس کا اِدراک ہونا چاہئے اور اپنی سلامتی اور اقتصادی استحکام کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر امریکہ کے ساتھ تعاون کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ کیونکہ ایٹمی ٹیکنالوجی کے حوالہ سے ایران کی طرح امریکہ پاکستان کا بھی کسی صورت خیر خواہ نہیں ہوسکتا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مسلم اُمّہ کو یہود وہنود اور نصاریٰ کے شر سے محفوظ رکھے اور امت مسلمہ کو باہمی اختلاف کو بھلا کر اُمّت واحد کا عملی نمونہ پیش کرنے کی توفیق وہمت عطا فرمائے اور ضرورت کے وقت پاک فوج کو بدری کردار اَدا کرنے کی توفیق دے اِس یقین کے ساتھ کے سارا پاکستان پاک فوج کے ساتھ کھڑا ہے۔ آمین

محمد سعید بٹ

بٹ

انجینئرنگ ورکس

پٹہ کمانی کی دنیا میں منفرد نام

042-7283115
042-7282726

مینوفیکچرز ہر قسم کی گاڑیوں کے پٹہ کمانی تیار کیے جاتے ہیں

نور روڈ نزد گرڈ اسٹیشن (المشہور سلور والی فیکٹری) بادامی باغ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکہ: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیرِ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خیرُکم من تعلم القرآن و علمہ

تفسیرِ یوسفی

خاکہ ثانی: صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیرِ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے)

ترتیب: خادمِ دینِ اسلام خلیل احمد یوسفی

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سیّد الانبیاء والمرسلین وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ط وَسَآءَ سَبِيْلًا o حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ لا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا o (النسآء:23-22)

''اُن عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو مگر جو گزر چکا بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بُری راہ۔ تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دُودھ شریک بہنیں (رضاعی بہنیں) اور تمہاری عورتوں کی مائیں (ساس) اور اُن کی بیٹیاں (سابقہ شوہر سے) جو تمہاری گود میں ہیں اُن بیویوں سے جن سے تم جماع کر چکے ہو اور اگر تم نے اُن سے جماع نہ کیا ہو تو اُن کی بیٹیوں (جو سابقہ شوہر سے ہیں، سے نکاح کرنے) میں گناہ نہیں اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیویاں (بہوئیں) اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا مگر جو ہو چکا۔ بیشک اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے''۔

شانِ نزول:

حضرت سیّدنا عدی بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تَوَفّٰى اَبُوْ قَيْسِ بْنِ الْاَسْلَتِ وَكَانَ مِنْ صَالِحِي الْاَنْصَارِ فَخَطَبَ ابْنُهٗ قَيْسٌ امْرَاَتَهٗ فَقَالَتْ اِنَّمَا اَعُدُّكَ وَلَدًا وَاَنْتَ مِنْ صَالِحِيْ قَوْمِكَ وَلٰكِنْ آتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَسْتَامِرُهٗ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ اِنَّ اَبَا قَيْسٍ تَوَفّٰى فَقَالَ لَهَا خَيْرًا قَالَتْ وَاِنَّ ابْنَهٗ قَيْسًا خَطَبَنِيْ وَهُوَ مِنْ صَالِحِيْ قَوْمِهٖ وَاِنَّمَا كُنْتُ اَعُدُّهٗ وَلَدًا فَمَا تَرٰى قَالَ اِرْجِعِيْ اِلٰى بَيْتِكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ [1]

''(حضرت سیّدنا) ابوقیس بن اسلت (رضی اللہ عنہ) فوت ہوئے۔ وہ انصار کے لوگوں میں سے تھے۔ اُن کے بیٹے نے اُن کی بیوی کو دعوتِ نکاح دی۔ عورت نے کہا میں تجھے اپنا بیٹا شمار کرتی ہوں اور تو اپنی قوم کا نیک آدمی بھی ہے۔ لیکن میں (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رائے لوں گی۔ وہ (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی عرض کیا، ابوقیس (رضی اللہ عنہ) فوت ہو گئے ہیں۔ (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (فوت شدہ) کے لئے

---

[1] تفسیر ابن ابی حاتم سورۃ النساء آیت 22 حدیث 5073، تفسیر ابن کثیر سورۃ النساء آیت 22، تفسیر درمنثور سورۃ النساء آیت 22، تفسیر مظہری سورۃ النساء آیت 22، معجم الکبیر للطبرانی حدیث 978، مجمع الزوائد حدیث 10918، اسد الغابۃ ابوقیس انصاری حدیث 6184۔

کلمات خیر ارشاد فرمائے۔ اُس نے عرض کیا' اُن کے بیٹے قیس نے مجھے دعوتِ نکاح دی ہے جب کہ وہ اپنی قوم کا نیک آدمی ہے جب کہ میں اُسے بیٹا شمار کرتی ہوں اب آپ ﷺ کا کیا حکم ہے۔ فرمایا اپنے گھر لوٹ جاؤ تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی''۔

حضرت سیّدنا کعب بن قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا تَوَفّٰى عَنِ امْرَاَتِهٖ كَانَ ابْنُهٗ اَحَقَّ بِهَا اَنْ يَّنْكِحَهَا اِنْ شَآءَ اِنْ لَّمْ تَكُنْ اُمَّهٗ اَوْ يُنْكِحُهَا مَنْ شَآءَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ قَيْسِ بْنِ الْاَسْلَتِ قَامَ ابْنُهٗ مُحْصِنٌ فَوَرِثَ نِكَاحَ امْرَاَتِهٖ وَلَمْ يُنْفِقْ عَلَيْهَا وَلَمْ يُوَرِّثْهَا مِنَ الْمَالِ شَيْئًا فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ ارْجِعِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِيْكِ شَيْئًا فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ 2 ''جب کوئی آدمی فوت ہوتا تو اُس کا بیٹا اُس کی بیوی کا زیادہ حق دار ہوتا اگر وہ اُس کی والدہ نہ ہوتی تو چاہتا تو وہ خود نکاح کر لیتا اگر چاہتا تو کسی اور سے نکاح کر دیتا۔ جب (حضرت سیّدنا) ابو قیس بن اسلت (رضی اللہ عنہ) فوت ہوئے تو اُن کا بیٹا محصن (شادی شدہ) اُٹھا اور اُن کی بیوی کے نکاح کا مالک بن گیا نہ اِس پر کچھ خرچ کیا اور نہ ورثہ میں سے کوئی مال دیا۔ وہ (بیوہ) (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی سب بات عرض کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گھر واپس چلی جا اُمید ہے اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) تیرے بارے میں کوئی حکم نازل فرمائے گا تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا امْرَاَةَ الْاَبِ وَالْجَمْعَ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ 3 ''دورِ جاہلیت میں لوگ اُن تمام عورتوں کو حرام ہی قرار دیتے تھے جنہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) نے حرام قرار دیا ہے مگر باپ کی بیوی کو حرام قرار نہ دیتے اور اِسی طرح دو بہنوں کو جمع کرنا بھی حرام قرار نہ دیتے''۔

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: كُلُّ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا اَبُوْكَ اَوِ ابْنُكَ دَخَلَ اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهِیَ عَلَيْكَ حَرَامٌ 4 ''ہر وہ عورت جس سے تیرے باپ یا بیٹے نے شادی کی ہو اور اُس نے دخول کیا ہو یا دخول نہ کیا ہو وہ تجھ پر حرام ہے''۔

حضرت سیّدنا عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَلرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ لَا يَرَاهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا اَتُحِلُّ لِاِبْنِهٖ قَالَ لَا 5 ''ایک آدمی کسی عورت سے نکاح کرتا ہے پھر اُسے دیکھتا ہی نہیں یہاں تک کہ اُسے طلاق دے دیتا ہے کیا وہ اُس کے بیٹے کے لئے حلال ہے۔ فرمایا نہیں''۔

مَقْتٌ کا معنی ہے:

يَمْقُتُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَآءَ سَبِيْلًا قَالَ طَرِيْقًا لِمَنْ عَمِلَ بِهٖ 6 ''اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) اُس پر ناراض ہوتا ہے اور سَآءَ سَبِيْلًا کا معنی ہے کہ جو اُس پر عمل کرتا ہے یہ اُس کے لئے بُرا راستہ ہے''۔

باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے کی سزا:

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَیں اپنے خالو سے ملا جب کہ اُن کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا' کہاں کا اِرادہ

2 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 22' درمنثور سورۃ النسآء آیت 22' تفسیر مراغی سورۃ النسآء آیت 22' تفسیر روح البیان سورۃ النساء آیت 22۔ 3 تفسیر ابن کثیر سورۃ النسآء آیت 22' درمنثور سورۃ النساء آیت 22' تفسیر مراغی سورۃ النسآء آیت 22۔ 4 تفسیر ابن ابی حاتم سورۃ النسآء آیت 23' درمنثور سورۃ النسآء آیت 22۔ 5 تفسیر درمنثور سورۃ النسآء آیت 22۔
6 تفسیر درمنثور سورۃ النسآء آیت 22۔

ہے خالو مجھ سے فرمانے لگے مجھے سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے **رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِیْہِ مِنْ بَعْدِہٖ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ وَ آخُذَ مَالَہٗ** 7 ''جس نے اپنے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد اُس کی بیوی سے شادی کی ہے۔ (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ مَیں اُس کی گردن اُڑادوں اور اُس کا مال لے لوں''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: **حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَّمِنَ الصِّھْرِ سَبْعٌ** 8 ''سات نسبی اور سات سسرالی رشتے حرام کیے گئے ہیں''۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اَلرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ** 9 ''رضاعت اُن رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جن رشتوں کو ولادت حرام کرتی ہے''۔ (ولادت یعنی نسب)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے رضاعت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا امیر المومنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں فرمایا کرتے تھے: **قَلِیْلُہٗ وَ کَثِیْرُہٗ حَرَامٌ** 10 ''اِس کا تھوڑا اور زیادہ حرمت کو ثابت کر دیتا ہے''۔ (یعنی ایک قطرہ بھی اور زیادہ بھی)

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ یَعْنِیْ فِی النِّکَاحِ** 11 ''دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے''۔

اِمام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے وہ اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں' سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا: **لَا تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِھَا وَلَا عَلٰی خَالَتِھَا** 12 ''کوئی بھی شخص پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اُن کی بھتیجی اور بھانجی سے شادی نہ کرے''۔

مسائلِ فقہیہ ماخوذ از بہارِ شریعت:

محرمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں لہٰذا اِس کو نو قسم پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1) نسب اِس قسم میں سات عورتیں ہیں: (1) ماں' (2) بیٹی' (3) بہن' (4) پھوپھی' (5) خالہ' (6) بھتیجی' (7) بھانجی۔

حرمتِ نسب:

دادی' نانی' پردادی' پرنانی اگرچہ کتنی ہی اُوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یا ماں یا دادا' دادی' نانا' نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے مراد وہ عورت ہے جس کی اُولاد میں یہ ہے بلاواسطہ یا بلواسطہ۔ بیٹی سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اس کی اُولاد

---

7 تفسیر ابن کثیر سورۃ النسآء آیت 22' فتح القدیر للشوکانی سورۃ النسآء آیت 22' ابن ماجہ حدیث 2607' مسند احمد حدیث 18557' المستدرک حدیث 2776' سنن نسائی حدیث 3331' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 34294۔ 8 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 23' درمنثور سورۃ النسآء آیت 23' فتح القدیر للشوکانی سورۃ النسآء آیت 23' قرطبی سورۃ النسآء آیت 23' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 12222' مستدرک حدیث 3189' مصنف عبدالرزاق حدیث 10808' صحیح بخاری حدیث 5105' مشکوٰۃ حدیث 3181۔ 9 تفسیر ابن ابی حاتم سورۃ النسآء آیت 23 حدیث 5083' ابن کثیر سورۃ النسآء آیت 23' درمنثور سورۃ النسآء آیت 23' مسند احمد حدیث 25453' مسلم حدیث 1444' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 15605-13902' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 17356' بخاری حدیث 5099-3105۔ 10 درمنثور سورۃ النسآء آیت 23' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 17032۔ 11 درمنثور سورۃ النسآء حدیث 23۔ 12 تفسیر کبیر سورۃ النسآء آیت 24' بحرالمحیط سورۃ النسآء آیت 24' تفسیر روح المعانی سورۃ النسآء آیت 24' ابن ماجہ حدیث 1929' مسند احمد حدیث 7456-6770-577' مسند البزار حدیث 7818-1462-888' صحیح ابن حبان حدیث 4068' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 9801۔

ہیں۔لہٰذا پوتی، پر پوتی، نواسی، پرنواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں۔باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی کی پھوپھیاں یا خالائیں اپنی پھوپھی اور خالہ کے حکم میں ہیں۔خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔یونہی حقیقی یا علاتی پھوپھی کی پھوپھی یا حقیقی یا اخیافی خالہ کی خالہ۔بھتیجی بھانجی سے بھائی بہن کی اَولادیں مراد ہیں اُن کی پوتیاں نواسیاں بھی اِسی میں شمار ہیں۔

حُرمَتِ مُصاھَرَت:

(2) مصاہرت (1) زوجہ موطوٗہ (وہ بیوی جس سے صحبت کی گئی ہو) کی لڑکیاں، سگی اور سابقہ شوہروں سے، (2) زوجہ کی ماں دادیاں نانیاں، (3) باپ دادا وغیرہما اصول کی بیویاں، (4) بیٹے پوتے وغیرہما فروع کی بیویاں۔

خلوتِ صحیحہ (میاں بیوی کا اِس طرح تنہا ہونا کہ جماع سے کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسی نہ ہو۔مانع حسی سے مراد زوجین سے کوئی (مرد یا عورت) اَیسی بیماری میں ہو کہ صحبت نہیں کرسکتا ہو۔مانع طبعی شوہر اور عورت کے درمیان کسی تیسرے کا ہونا۔اور مانع شرعی کی مثال عورت کا حیض یا نفاس کی حالت میں ہونا یا نماز فرض میں ہونا بھی خلوت صحیحہ کے حکم میں ہے یعنی اگر خلوتِ صحیحہ عورت کے ساتھ ہوگئی اُس کی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ جماع نہ کیا ہو۔

حُرمت مصاہرت جس طرح جماع سے ہوتی ہے یونہی شہوت کے ساتھ چھونے اور بوسہ لینے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے یہاں تک کہ سر پر جو بال ہوں اُنہیں چھونے سے بھی حرمت ہوجاتی ہے اگرچہ کوئی کپڑا بھی درمیان میں آڑ ہو مگر جب اِتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس نہ ہو۔یونہی بوسہ لینے میں بھی اگر باریک نقاب حائل ہو تو حرمت ثابت ہوجائے گی۔جو بال سر سے لٹک رہے ہوں انہیں بشہوت چھوا تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوئی۔یہ اَفعال قصداً (جان بوجھ کر) ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہرحال مصاہرت ثابت ہوجائے گی مثلاً اندھیری رات میں مرد نے اپنی عورت کو جماع کے لئے اُٹھانا چاہا غلطی سے شہوت کے ساتھ مشتہاۃ بیٹی (قابلِ شہوت لڑکی یعنی جس کی عمر نو سال سے کم نہ ہو) پر ہاتھ پڑ گیا اُس کی ماں ہمیشہ کے لئے اُس پر حرام ہوگئی۔یونہی اگر عورت نے شوہر کو اُٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ اس شوہر کے بیٹے پر پڑ گیا جو مراہق (وہ لڑکا کہ اَبھی تک بالغ نہ ہوا مگر اس کے ہم عمر بالغ ہوگئے ہوں اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے) تھا ہمیشہ کے لئے اپنے اُس شوہر پر حرام ہوگئی جس کا وہ بیٹا تھا۔

منہ کا بوسہ لیا تو مطلقاً حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی اگرچہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا۔یونہی اگر اِنتشار آلہ تھا تو مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمتِ مصاہرت ہوجائے گی اور اگر اِنتشار نہ تھا اور رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا منہ کے علاوہ کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔یونہی اِنتشار کی حالت میں گلے لگانا بھی حرمت ثابت کرتا ہے اگرچہ شہوت کا اِنکار کرے۔

چٹکی لینے (ہاتھ کے اَنگوٹھے اور اِس کے برابر کی اُنگلی سے دبانا یا نوچ لینے) دانت سے کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ شہوت سے ہوں تو حرمت ثابت ہوجائے گی۔

3: قسم سوم جمع بین المحارم:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت اور اُس کی

پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اُس کی خالہ کو''۔ 13

نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اُس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اُس کی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اُس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اُس کی خالہ سے نکاح کیا جائے۔

ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ دوعورتیں کہ اُن میں جس ایک کو مرد فرض کریں' دوسری اُس کے لئے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی' بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپھی' بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کرو تو چچا' بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو بھتیجا' پھوپھی بھتیجے کا رشتہ ہوا یا خالہ' بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں' بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے' خالہ کا رشتہ ہوا) اَیسی تمام صورتوں میں دوعورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کیا جاسکتا۔

ایک صورت یہ ہے کہ دوعورتوں میں اگر اَیسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اِس کے لئے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو اَیسی دوعورتوں کے جمع کرنے میں حرج نہیں' مثلاً عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اِس پر حرام ہوگی کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا یونہی عورت اور اُس کی بہو۔

4: حرمت بِالملک آج کے دور میں مفقود ہے یعنی نہیں پائی جاتی۔

5: حرمت بالشرک۔

مسلمان کا نکاح مجوسیہ (آگ کی پوجا کرنے والی)' بت پرست' آفتاب پرست (سورج کی پوجا کرنے والی)' ستارہ پرست عورت سے نہیں ہوسکتا غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ **آج کے دور میں اصل صحیح کتابیہ بھی کوئی نہیں۔**

مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا' اگرچہ مرد اور عورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں۔

6: حُرّہ (آزاد کے) نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح نہیں ہوسکتا یہ صورت بھی آج مفقود ہے۔

7: حرمت بوجہ تعلق حقِ غیر۔

دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہوسکتا بلکہ اگر دوسرے کی عدّت میں ہو جب بھی نہیں ہوسکتا۔ اور عدت میں پیغامِ نکاح بھی حرام ہے۔

8: متعلق بہ عدد۔

مسئلہ: آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح کرنے کی اِجازت نہیں۔

9: رضاعت دودھ پلانا۔

بچے کو دو برس تک دودھ پلایا جائے' اِس سے زیادہ کی اِجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لئے اڑھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر اڑھائی برس کے اَندر اگر دودھ پلا دے گی' اگرچہ ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا' تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔

---

13 تفسیر کبیر سورۃ النساء آیت 24' بحر المحیط سورۃ النساء آیت 24' تفسیر روح المعانی سورۃ النساء آیت 24' ابن ماجہ حدیث 1929' مسند احمد حدیث 7456 - 6770 - 577' مسند البزار حدیث 7818-1462-888' صحیح ابن حبان حدیث 4068' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 9801۔

اَفضل کیا کیا اور کون کون؟

ازقلم: پیرطریقت، رہبرشریعت، صوفی باصفا قبلہ منیراحمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: خلیل احمد یوسفی عفی عنہ

اَفضل خواتین:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے (امام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ، وَخَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ 1 ''(اپنے زمانے میں حضرت سیّدہ) مریم سلام اللہ تعالیٰ علیہا سب سے اَفضل عورت تھیں اور (اِس اُمّت میں حضرت سیّدہ) خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سب سے اَفضل ہیں''۔

نوٹ: اُمّتِ محمدیہ ﷺ میں اَفضل اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجہ، اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ ہیں۔

اَفضل اور اَفضل کے بیٹے:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ فَاَتَاهُ یَسْاَلُهُ عَنْ اَشْیَآءَ فَقَالَ اِنِّیْ سَآئِلُکَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ مَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاْکُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ یَنْزِعُ اِلٰی اَبِیْهِ اَوْ اِلٰی اُمِّهٖ؟ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ بِهٖ جِبْرِیْلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاکَ عَدُوُّ الْیَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ قَالَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاْکُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِیَادَةُ کَبِدِ الْحُوْتِ وَاَمَّا الْوَلَدُ فَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ مَآءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الْمَرْاَةِ مَآءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْیَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْاَلْهُمْ عَنِّیْ قَبْلَ اَنْ یَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِیْ فَجَآءَتِ الْیَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِیْکُمْ؟ قَالُوْا خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَاَفْضَلُنَا وَابْنُ اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِکَ فَاَعَادَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ فَخَرَجَ اِلَیْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا کُنْتُ اَخَافُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ 3

''جب حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ آنے کی خبر ہوئی تو وہ آپ ﷺ سے چند سوال کرنے کے لئے آئے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں آپ ﷺ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا جنہیں نبی علیہ السلام کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ (1) قیامت کی سب سے

1 تفسیر طبری آل عمران آیت 41، ابن کثیر آل عمران آیت 41، تفسیر درمنثور آل عمران آیت 42، تفسیر مظہری آل عمران آیت 45، تفسیر بحرالمحیط آل عمران آیت 42، تفسیر فتح القدیر للشوکانی آل عمران آیت 42، تفسیر خازن آل عمران آیت 42، مسند احمد حدیث 640، مسند البزار حدیث 468، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 4، المستدرک حدیث 3837-4847، مسند ابی یعلی الموصلی حدیث 522، مصنف عبدالرزاق حدیث 14006، مسلم حدیث 2430، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 13082، شرح السنۃ للبغوی حدیث 3954، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32281، بخاری حدیث 3432-3816-3816۔ 3 تفسیر بغوی سورۃ الاحقاف آیت 10، تفسیر ابن کثیر سورۃ البقرۃ آیت 97، تفسیر روح البیان سورۃ الاحقاف آیت 10، مظہری سورۃ الاحقاف آیت 10، تفسیر کبیر سورۃ الاحقاف آیت 10، مسند البزار حدیث 6566، شرح السنۃ للبغوی حدیث 3769، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 35987، بخاری حدیث 3329-3938، مسند احمد حدیث 12993، مرقاۃ المفاتیح حدیث 5870۔

پہلی نشانی کیا ہوگی؟ (2) اہل جنت کی ضیافت سب سے پہلے کس کھانے سے کی جائے گی؟ اور (3) کیا بات ہے کہ بچہ کبھی باپ پر اور کبھی ماں پر کیوں جاتا ہے؟ (تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: جواب اَبھی مجھے (حضرت) جبرائیل علیہ السلام نے آ کر بتایا ہے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جبرائیل ملائکہ میں یہودیوں کے دُشمن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو اِنسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ جس کھانے سے سب سے پہلے اہل جنت کی ضیافت ہوگی وہ مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہو گا (جو نہایت لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے) اور بچہ باپ کی صورت پر اُس وقت جاتا ہے جب عورت کے پانی پر مرد کا پانی غالب آجائے اور جب مرد کے پانی پر عورت کا پانی غالب آ جائے تو بچہ ماں پر جاتا ہے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے سچے رسول ہیں۔ پھر اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہودی بڑے بہتان لگانے والے لوگ ہیں۔ اِس لئے آپ ﷺ اِس سے پہلے کہ میرے اِسلام کے بارے میں اُنہیں کچھ معلوم ہو اُن سے میرے متعلق دریافت فرمائیں۔ چنانچہ چند یہودی آئے تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ تمہاری قوم میں عبداللہ بن سلام کون ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے ہیں، ہم میں سب سے اَفضل اور سب سے اَفضل کے بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اِسلام لائیں؟ وہ کہنے لگے: اسلام لانے سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم انہیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ اُن سے یہی سوال کیا اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ اُس کے بعد حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے سوا کوئی معبود نہیں اور (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ تبارک وتعالیٰ کے (پیارے محبوب اور آخری) رسول (ﷺ) ہیں۔ اَب وہ کہنے لگے: یہ تو ہم میں سب سے بدتر آدمی ہیں اور سب سے بدتر باپ کے بیٹے ہیں۔ فوراً ہی بُرائی شروع کر دی، حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اِسی کا مجھے ڈر تھا"۔

اَفضل روزہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنکَحَنِیُ اَبِیُ امْرَاَۃً ذَاتَ حَسَبٍ فَکَانَ یَتَعَاھَدُ کَنَّتَہٗ فَیَسْاَلُھَا عَنْ بَعْلِھَا فَتَقُوْلُ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ یَطَاْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا مُنْذُ اَتَیْنَاہُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِکَ عَلَیْہِ ذَکَرَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلْقِنِیْ بِہٖ فَلَقِیْتُہٗ بَعْدُ فَقَالَ کَیْفَ تَصُوْمُ؟ قَالَ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ وَکَیْفَ تَخْتِمُ؟ قَالَ کُلَّ لَیْلَۃٍ قَالَ صُمْ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلَاثَۃً وَاقْرَءِ الْقُرْآنَ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ قَالَ قُلْتُ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فِی الْجُمُعَۃِ قُلْتُ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اَفْطِرْ یَوْمَیْنِ وَصُمْ یَوْمًا قَالَ قُلْتُ اُطِیْقُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِیَامَ یَوْمٍ وَاِفْطَارَ یَوْمٍ وَاقْرَاْ فِیْ کُلِّ سَبْعِ لَیَالٍ مَرَّۃً [4] "میرے والدِ محترم حضرت سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی

[4] تفسیر کبیر سورۃ البقرۃ آیت 34، مسند احمد حدیث 6534-6784، ابن حبان حدیث 757، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 14421، سنن ترمذی حدیث 770، سنن نسائی حدیث 2403، بخاری حدیث 5052، شعب الایمان للبیہقی حدیث 3091، مرقاۃ المفاتیح حدیث 2054، کنز العمال حدیث 24148 -24158- 24228، الجمع الجوامع حدیث 3791 -2054-

عورت (اُمّ محمد بنت محمیہ) سے کر دیا تھا اور ہمیشہ اُس کی خبر گیری کرتے رہتے تھے اور اُن سے بار بار اُس کے شوہر (یعنی خود میرے متعلق پوچھتے رہتے تھے۔ میری بیوی کہتی کہ بہت اچھے مرد ہیں۔ اَلبتہ جب سے میں اُن کے نکاح میں آئی ہوں اُنہوں نے اَب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا۔ جب بہت دِن اِسی طرح ہو گئے تو والد صاحب نے مجبور ہو کر اِس بات کا تذکرہ (رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے اُس کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اُس کے بعد (مصباح المقربین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا: روزانہ پھر دریافت فرمایا: قرآنِ مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہر رات۔ اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو اور قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں اِس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر دو دن بغیر روزے کے رہو اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کیا: مجھے اِس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ' ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن اِفطار کرو اور قرآن مجید سات دِن میں ختم کرو“۔

ساری کائنات کے کلاموں سے اَفضل کلام:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَآءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَ مَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** 5 میں نے (سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ اَیسا بہترین کلام پڑھیں گے جو بہترین خلق کا (پیغمبر کا) ہے یا اَیسا کلام پڑھیں گے جو سارے خلق کے کلاموں سے اَفضل ہے۔ (یعنی حدیث شریف یا آیتِ مبارکہ پڑھیں گے اس سے سند لائیں گے) لیکن اِسلام سے وہ اِس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے' اُن کا اِیمان اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا تم اُنہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ کیونکہ اُن کا قتل کرنا قیامت میں اُس شخص کے لئے باعث اجر ہو گا“۔

کون سا اِسلام اَفضل ہے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ** 6 ”ایک صاحب نے (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اِسلام کی کون سی حالت اَفضل ہے؟ (سیّد الثقلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ (اللہ عزوجل کی مخلوق کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو' اُسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اُسے بھی جسے نہیں پہچانتے“۔

---

5 سنن ابوداؤد حدیث 4767' مسند احمد حدیث 616-912-1086' مسند البزار حدیث 568' ابن حبان حدیث 6739' مسلم حدیث 1066' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 16781-16697' سنن نسائی حدیث 4102' بخاری حدیث 3611-5057-6930۔ 6 تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 86' تفسیر خازن سورۃ النسآء آیت 88' سنن ابوداؤد حدیث 5194' مسند احمد حدیث 6581' سنن ابن ماجہ حدیث 3253' ابن حبان حدیث 505' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 149-422' شعب الایمان للبیہقی حدیث 3088-8377' مسلم حدیث 39-63' شرح السنۃ للبغوی حدیث 3302' سنن نسائی حدیث 5000' بخاری حدیث 12-28-6236' مرقاۃ حدیث 4629۔

دجال سے مقابلہ کرنے والا اَفضل:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (سیّدکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشادمبارک فرمایا: يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ[7]

''دجال آئے گا اور اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ مدینہ (منورہ) کی گھاٹیوں میں داخل ہو۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شور والی زمین پر قیام کرے گا۔ پھر اُس دن اُس کے پاس ایک مردِ مؤمن جائے گا اور وہ اَفضل ترین لوگوں میں سے ہوگا اور اُس سے کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں اِس بات کی جو (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمائی تھی۔ اِس پر دجال لوگوں سے کہے گا کیا تم دیکھتے ہو اگر میں اِسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں میرے معاملہ میں شک وشبہ باقی رہے گا؟ اُس کے پاس والے لوگ کہیں گے کہ نہیں، چنانچہ وہ اُس صاحب کو قتل کر دے گا اور پھر اُسے زندہ کر دے گا۔ اَب وہ صاحب کہیں گے کہ واللہ! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملے میں پہلے اِتنی بصیرت حاصل نہ تھی۔ اِس پر دجال پھر اُنہیں قتل کرنا چاہے گا لیکن! اِس مرتبہ اُسے مار نہ سکے گا''۔

سب سے اَفضل نماز:

حضرت سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ اِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوْا اَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ [8] ''(امام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی شریف میں چٹائی سے گھیر کر ایک حجرہ بنا لیا اور رمضان (المبارک) کی راتوں میں اس کے اَندر نماز پڑھنے لگے پھر اور لوگ بھی جمع ہو گئے تو ایک رات (اَمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی آواز نہیں آئی۔ لوگوں نے سمجھا کہ (حبیب کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔ اِس لئے اُن میں سے بعض کھنگارنے لگے تا کہ آپ ﷺ باہر تشریف لائیں، پھر (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کے کام سے واقف ہوں، یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تراویح) فرض نہ کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جائے تو تم اِسے قائم نہیں رکھ سکو گے۔ پس اے لوگو! اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے سوا اِنسان کی سب سے اَفضل نماز اُس کے گھر میں ہے''۔ (اِس سے نوافل مراد ہیں غیر امام کے لئے)

[7] صحیح بخاری حدیث 7132، الجمع الجوامع حدیث 27613۔ [8] ابن خزیمہ حدیث 1204، ابن حبان حدیث 2491، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 5236، سنن نسائی حدیث 1599، بخاری حدیث 0860-6860-7290، مرقاۃ حدیث 1295، کنزالعمال حدیث 21545، الترغیب والترہیب حدیث 440، تلخیص الحبیر حدیث 541، جمع الجوامع حدیث 16341-18936۔

جنتیوں کے لئے اَفضل کیا ہے:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (شافع یوم النشور حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَىُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا [9] ''اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم جنت والوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! وہ بولیں گے حاضر تیری خدمت کے لئے مستعد، ساری بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم پوچھے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ہم خوش ہوں گے، اے رب (سبحانہ وتعالیٰ)! اور تو نے ہمیں وہ چیزیں عطا فرمائی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم فرمائے گا: کیا تمہیں اِس سے اَفضل اِنعام نہ دوں؟ جنتی پوچھیں گے: اے رب (عزوجل)! اِس سے اَفضل کیا چیز ہوسکتی ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم فرمائے گا، میں اپنی خوشی تم پر اُتارتا ہوں اور اَب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا''۔

وقت پر نماز پڑھنا اَفضل:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [10] ''ایک شخص نے (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کون سا عمل سب سے اَفضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیک معاملہ کرنا، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے راستے میں جہاد کرنا''۔

اَفضل قول:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (امام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ [11] ''اِیمان کے ستر سے اوپر (یا ساٹھ سے اوپر) شعبے (اَجزاء) ہیں۔ سب سے اَفضل جز لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا اِقرار ہے اور سب سے چھوٹا کسی اَذیت (دینے والی چیز) کو راستے سے ہٹانا ہے اور حیاء بھی اِیمان کی شاخوں میں سے ایک ہے''۔

زبان اور ہاتھ سے روکنا اَفضل اِیمان ہے:

حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ ''میں نے (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کون سا اِسلام اَفضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اُس کا اِسلام) جس کی زبان سے اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں''۔

(جاری ہے)

---

9 تفسیر ابن کثیر سورۃ التوبہ آیت 73، تفسیر مظہری سورۂ آل عمران آیت 15، فتح القدیر سورۃ التوبہ آیت 73، تفسیر قرطبی سورۃ التغابن 15، ابن حبان حدیث 7440، بخاری حدیث 7518، مسلم حدیث 7879، کنز العمال حدیث 39287۔ 10 ابن حبان حدیث 1475، معجم الکبیر للطبرانی حدیث 207، مستدرک حدیث 676، مصنف عبدالرزاق حدیث 2217، ابوداؤد حدیث 426، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 2150، کنز العمال حدیث 21646۔ 11 تفسیر روح البیان سورۃ الشعراء آیت 2، تفسیر خازن سورۃ البقرۃ آیت 310، ابوداؤد حدیث 4676، شعب الایمان حدیث 2۔

ماحول دوست
Keep your Environment
Clean, Safe
& Healthy
WIN Power Pack
Maintenance
Free
Rechargeable
BATTERY
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5.4
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5-6
6V5Ah/20HR
WIN Power Pack
BATTERY
12MF 3
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
12MF9
For Your Every Power Requirement.

نماز (مترجم)

ہدیہ 100 روپے

تالیف: خادمِ دینِ اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

حضور سیّدنا رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔'' یعنی مجھے نماز ہی میں سرور حاصل ہوتا ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ اَفضل جہاد ہے۔ نماز دِل کا نور ہے۔ آدمی اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔ نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔ نماز اِنسان کو ہر بُرائی اور بے حیائی سے بچالیتی ہے۔ تمام عبادات سے پیاری اور اہم عبادت نماز ہے۔ جس کے بارے میں کل قیامت کے دن سب سے پہلے پوچھ ہوگی۔ آج نمازِ پنجگانہ کی اَدائیگی میں اِنتہائی لاپرواہی اور غفلت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ اکثر تو ویسے ہی نماز اَدا نہیں کرتے جبکہ جو لوگ نماز اَدا کرتے ہیں' اُن میں اکثر اَیسے لوگ دیکھے جاتے ہیں جو نماز کی اَدائیگی میں بے اِحتیاطی کا شکار ہیں۔ اَرکان کی تعدیل اور رکوع و سجود کی صحت کا کم ہی خیال کرتے ہیں۔ بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) نے مختلف کتبِ اِحادیثِ مبارکہ اور کتبِ فقہ سے نماز مترجم کو ضروری مسائل کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اِس نماز مترجم مع ضروری مسائل میں جن دُعاؤں اور تسبیحات کو بیان کیا گیا ہے' اُن کے حوالہ جات اور تفصیل بندۂ ناچیز کی کتاب آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں اور آدابِ دُعا اور اَوقاتِ قبولیت میں ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں۔

خادمِ دینِ اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) ایڈیٹر ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ	نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسین ؓ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید و منزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی ﷺ	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت و تبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید و سُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0322-4632138,0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ
پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431
دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز
پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173
فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندر روڈ لاہور

تین کی برکات

ازقلم: پیرطریقت، رہبرشریعت، صوفی باصفا قبلہ منیراحمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: خلیل احمد یوسفی عفی عنہ

تین کاموں کا حکم:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلَاثٍ صِیَامِ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ وَرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ [1] ''میرے (محبوب خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین کاموں کا حکم دلنواز فرمایا: (1) ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنے، (2) چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور (3) سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا (حکم فرمایا)''۔

اَیّامِ بیض کے تین روزے:

حضرت سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، شفیع اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورانی فرمانِ عالی شان اِرشاد فرمایا: یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّھْرِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ [2] ''اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) جب تم مہینہ میں تین روزے رکھو تو (چاند کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ (تاریخ) کا روزہ رکھو''۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا کے لئے حکم:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَأْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ اَوَّلُھَا الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ [3] ''(نبی آخر الزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایا کرتے تھے کہ ہر ماہ تین روزے رکھوں اُن کی اِبتداء پیر سے ہو یا جمعرات سے''۔

جنازے کو تین مرتبہ اُٹھانا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ تَبِعَ جَنَازَۃً حَمَلَھَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ مِنْ حَقِّھَا [4] ''جو شخص جنازے کے ساتھ چلے اور تین مرتبہ اُسے اُٹھائے تو اُس نے اپنے ذمے اس کے حق کو ادا کر دیا''۔ مراد چالیس قدم ہیں یا چاروں اطراف سے کندھا دے کر 10-10 قدم چلے۔ مزید تفصیلات کے لئے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حقوق فوت شدگان کا مطالعہ فرمائیں۔

تین صفیں جنت کے وجوب کا وسیلہ:

حضرت سیّدنا مالک بن ہُبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ ثَلَاثَۃُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَکَانَ مَالِکٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَھْلَ الْجَنَازَۃِ جَزَّاَھُمْ ثَلَاثَۃَ صُفُوْفٍ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ: قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ ھُبَیْرَۃَ اِذَا صَلَّی الْجَنَازَۃَ فَتَقَالَّ النَّاسُ عَلَیْھَا جَزَّاَھُمْ ثَلَاثَۃَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

---

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر 1262، بخاری حدیث نمبر 1981، مسلم حدیث نمبر 1672-1160، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 2127-1891، ابوداؤد حدیث نمبر 2450، ابن ماجہ حدیث نمبر 1707، مسند احمد حدیث نمبر 15594، مسند البزار حدیث نمبر 3904، ابن حبان حدیث نمبر 3631، معجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر 2499، شعب الایمان حدیث نمبر 3570-3295، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 7865، ترمذی حدیث نمبر 759، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث نمبر 8482، شرح السنۃ حدیث نمبر 968، نسائی حدث نمبر 2386، ابن ابی شیبہ حدیث نمبر 9555۔ [2] مشکوٰۃ حدیث نمبر 2067، ترمذی حدیث نمبر 761، نسائی حدیث نمبر 2425، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 2128، ابن حبان حدیث نمبر 944-943۔ [3] مشکوٰۃ حدیث نمبر 2060، ابوداؤد حدیث نمبر 2452، نسائی حدیث نمبر 2421، مسند احمد جلد 6 ص 310-289، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 295۔ [4] مشکوٰۃ حدیث نمبر 1670، ترمذی حدیث نمبر 1041۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ثَلَاثَۃُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ 5 ''کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور مسلمانوں کی تین صفیں اُس کی نمازِ جنازہ پڑھ دیں تو اُس کے لئے (جنت) واجب ہو جاتی ہے۔ جب (حضرت سیّدنا) مالک (رضی اللہ عنہ) دیکھتے کہ جنازہ پڑھنے والے کم ہیں تو آپ اِس حدیث کی بنیاد پر اُنہیں تین صفوں میں تقسیم فرما دیتے تھے (ابوداؤد)۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ جب (حضرت سیّدنا) مالک بن ہبیرہ (رضی اللہ عنہ) کوئی نمازِ جنازہ پڑھتے اور جنازہ پڑھنے والے کم ہوتے تو وہ اُنہیں تین حصّوں میں تقسیم فرما دیتے' پھر بیان کرتے' (ابو القاسم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص پر تین صفیں نمازِ جنازہ پڑھیں تو اُس پر (جنت) واجب ہوگی''۔

قبر پر تین لپ مٹی ڈالنا:

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ گرامی سے مرسل روایت کرتے ہیں کہ داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے حَثَا عَلَی الْمَیِّتِ ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیْہِ جَمِیْعًا وَاَنَّہٗ رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِہٖ اِبْرَاہِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْہِ حَصْبَاءَ 6 ''دونوں ہاتھ ملا کر میّت (یعنی قبر) پر تین لپ مٹی ڈالی اور آپ ﷺ نے اپنے پیارے عظیم شہزادے (حضرت سیّدنا) ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کی (نورانی) قبر (مبارک) پر پانی بھی چھڑکا اور اُس پر کنکریاں رکھیں''۔

تین مرتبہ دَم کرنا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ کُلَّ لَیْلَۃٍ جَمَعَ کَفَّیْہِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْہِمَا فَقَرَاَ فِیْہِمَا (قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) ثُمَّ یَمْسَحُ بِہِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَاُ بِہِمَا عَلٰی رَاْسِہٖ وَوَجْہِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ 7 ''(نبی الحرمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اپنے (نورانی) بستر (مبارک) پر آرام فرماتے تو آپ ﷺ ہر رات اپنے دونوں (نورانی) ہاتھ (مبارک) اکٹھے فرماتے' پھر سورۂ اِخلاص' سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مارتے' پھر جہاں تک ممکن ہوتا اُنہیں اپنے (نورانی) جسم (مبارک) پر پھیرتے' آپ ﷺ اپنے (نورانی) سر (مبارک)' (نورانی) چہرے (مبارک) اور اپنے (نورانی) جسم (مبارک) کے اگلے حصّہ پر (نورانی) ہاتھ (مبارک) پھیرتے اور آپ ﷺ تین مرتبہ اَیسا فرماتے''۔

تین چیزیں روزِ قیامت عرش کے نیچے ہوں گی:

حضرت سیّدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' معلم اِنسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے روح پرور اِشادِ عظیم فرمایا: ثَلَاثَۃٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ لَہٗ ظَہْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ تُنَادِیْ: اَلَا مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ اللّٰہُ 8 ''تین چیزیں روزِ قیامت عرش کے نیچے ہوں گی' (1) قرآن مجید بندوں کی طرف سے جھگڑا کرے گا' اس کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور (2) امانت بھی' جبکہ (3) رحم آواز دے گا' سن لو! جس نے مجھے ملایا' اللہ (جل جلالہ) اُسے ملائے اور جس نے مجھے قطع کیا اللہ (عزوجل) اُسے قطع فرمائے''۔

---

5 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1687' ابوداؤد حدیث نمبر 3166' ترمذی حدیث نمبر 1028' ابن ماجہ حدیث نمبر 1490' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث نمبر 6905' شرح السنۃ جلد 5 ص 382 حدیث نمبر 1505' مرقاۃ حدیث نمبر 1661' کنز العمال حدیث نمبر 42266۔ 6 مشکوٰۃ حدیث نمبر 1708' شرح السنۃ جلد 5 ص 401 حدیث نمبر 1515' ابن ماجہ حدیث نمبر 1565۔ 7 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2132' مرقاۃ جلد 5 ص 29' بخاری حدیث نمبر 5017' ابوداؤد حدیث نمبر 5056' ترمذی حدیث نمبر 3402۔ 8 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2133' مرقاۃ جلد 5 ص 30' شرح السنۃ حدیث نمبر 3433' کنز العمال حدیث نمبر 43239۔

تین راتیں پڑھنے سے شیطان گھر کے قریب نہیں آتا:

حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی الحرمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے خوبصورت فرمان سے نوازا: اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ آیَتَیْنِ خَتَمَ بِھِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُھَا الشَّیْطَانُ 9 ''بے شک اللہ (جل جلالہ) نے زمین وآسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی، اُس سے دو آیتیں اُتار کر سورۂ بقرہ کو مکمل کیا، اور جس گھر میں اِنہیں تین رات پڑھا جائے تو شیطان اُس (گھر) کے قریب نہیں آتا''۔

فتنہ دجال سے محفوظ رہنے کا نسخہ:

حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مخبر صادق حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَرَاَ ثَلَاثَ آیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ 10 ''جو (صاحبِ ایمان) شخص سورۂ کہف کی پہلی تین آیاتِ مبارکہ کی تلاوت کرتا ہے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا''۔

تین مرتبہ تَعَوُّذ اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیاتِ مبارکہ کی برکت:

حضرت سیّدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، خیر العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے رحمتوں سے بھرپور نورانی فرمانِ ذی شان سے نوازتے ہوئے کرم فرمایا: مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَقَرَاَ ثَلَاثَ آیَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ (الْحَشْرِ) وَکَّلَ اللّٰہُ بِهٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مَاتَ شَهِیْدًا وَمَنْ قَالَھَا حِیْنَ یُمْسِیْ کَانَ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَةِ 11 ''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ) اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیاتِ مبارکہ پڑھتا ہے تو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اُس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے، جو شام تک اُس کے لئے دُعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اُسی روز فوت ہو جائے تو وہ شہادت کی موت مرتا ہے اور جو شخص شام کے وقت اِنہیں پڑھتا ہے تو اُسے بھی یہی منزلت وفضیلت حاصل ہو جاتی ہے''۔

آخری تین قل ہر چیز کے لئے کافی ہیں:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن خُبَیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم برسات میں ایک گہری تاریک رات میں محبوبِ احکم الحاکمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے نکلے تو ہم نے آپ ﷺ کا دیدار پالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ (عرض کرو) میں نے عرض کیا، مَا اَقُوْلُ اے محبوب کائنات ﷺ کیا عرض کروں؟ فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُصْبِحُ وَحِیْنَ تُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ 12 ''تم صبح وشام تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کرو وہ تمہیں ہر چیز کے لئے کافی ہو جائیں گی''۔

---

9 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2145، ترمذی حدیث نمبر 2882، دارمی حدیث نمبر 3390، صحیح ابن حبان حدیث نمبر 1726، مستدرک حاکم جلد 1 حدیث نمبر 562، جلد 2 حدیث نمبر 260، مرقاۃ جلد 5 ص 44، مسند احمد جلد 4 ص 274، مجمع الزوائد جلد 6 ص 312، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 7 ص 342، کنز العمال حدیث نمبر 2541-583، قرطبی جلد 2 جز 3 حدیث نمبر 433، الترغیب والترہیب جلد 2 ص 372۔ 10 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2146، ترمذی حدیث نمبر 2886، مرقاۃ جلد 5 ص 2146، الترغیب والترہیب جلد 2 ص 376، کنز العمال حدیث نمبر 2608-2600۔ 11 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2157، مرقاۃ جلد 4 ص 51، دارمی جلد 2 ص 550 حدیث نمبر 3425، ترمذی حدیث نمبر 2922، الادب المفرد حدیث نمبر 1201، کنز العمال حدیث نمبر 3579-3573۔ 12 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2163، ترمذی حدیث نمبر 3575، ابوداؤد حدیث نمبر 5082، نسائی حدیث نمبر 5432-5433۔

جنت میں تین محل کا اِنعام:

حضرت سیّدنا سعید بن مُسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' اَفضل الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ ذی شان ہے: **مَنْ قَرَاَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَاَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ** 13 ''جو شخص دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے تو اُس کے بدلہ میں اُس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے' جو شخص بیس مرتبہ پڑھتا ہے تو اُس کے لئے جنت میں دو محل بنا دیئے جاتے ہیں اور جو شخص تیس مرتبہ پڑھتا ہے تو اُس کے لئے اِس کے بدلہ میں جنت میں تین محل بنا دیئے جاتے ہیں۔ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) تب تو ہم اپنے محل زیادہ کرلیں گے' تو (خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (عزوجل) اُس سے بھی زیادہ کشائش وفراخی والا ہے''۔

تین صاحبِ اِیمان لوگوں کی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقتوں بھرے فرمان سے تابندگی بخشی فرمایا: **ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ** 14 ''تین صاحبِ اِیمان خوش نصیب لوگوں کی دُعا رَد نہیں ہوتی' (1) روزہ دار جب وہ اِفطار کے وقت دُعا کرتا ہے' (2) عادل بادشاہ اور (3) دُعائے مظلوم' اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ) اُس (دُعا) کو بادلوں کے اُوپر اُٹھا لیتا ہے' اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) فرماتا ہے: میری عزّت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا خواہ کچھ دیر سے ہو''۔

تین دُعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: **ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ** 15 ''تین دُعائیں اَیسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں' (1) والد کی دُعا' (2) مسافر کی دُعا اور (3) مظلوم کی دُعا''۔

تین چیزوں میں سے کوئی ایک:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: **مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْا بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلَاثٍ: اِمَّا اَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَ اِمَّا اَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اِمَّا اَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا: اِذَنْ نُكْثِرُ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْثَرُ** 16 ''جب کوئی مسلمان کوئی اَیسی دُعا

---

13 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2185' دارمی حدیث نمبر 3429' مرقاۃ جلد 5 ص 68' مسند احمد جلد 3 ص 437' قرطبی جلد 10 جز 20 حدیث نمبر 248۔ 14 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2249' ترمذی حدیث نمبر 3598' ابن ماجہ حدیث نمبر 1752' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 1901' ابن حبان الموارد حدیث نمبر 2408-2407' مرقاۃ جلد 5 ص 129' نصب الرایۃ جلد 4 ص 68' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 187-89' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 3 ص 345' جلد 8 ص 162' جلد 10 ص 88۔ 15 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2250' مرقاۃ جلد 5 ص 130' ترمذی حدیث نمبر 1905' ابوداؤد حدیث نمبر 1536' ابن ماجہ حدیث نمبر 3862' صحیح ابن حبان (الموارد) حدیث نمبر 2406' مسند احمد جلد 2 ص 258' الادب المفرد حدیث نمبر 32' الترغیب والترہیب جلد 4 ص 84' قرطبی جلد 2 جز 3 حدیث نمبر 223' کنز العمال حدیث نمبر 3322-3320۔ 16 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2259' مسند احمد جلد 3 ص 18' الادب المفرد حدیث نمبر 710' مستدرک حاکم جلد 1 حدیث نمبر 463۔

کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) اِس وجہ سے تین چیزوں میں سے کوئی ایک اُسے عطا فرما دیتا ہے' یا تو اُس کی دُعا فوراً قبول فرما لیتا ہے یا اُسے اُس کے لئے آخرت میں ذخیرہ فرما لیتا ہے یا پھر اُس کی مثل تکلیف اُس سے دُور فرما دیتا ہے۔ صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا' تب تو ہم زیادہ دُعائیں کریں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ دُعائیں قبول فرمانے میں) بہت زیادہ ہے''۔

قیامت والے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندے کو راضی کرے گا:

حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى وَ اِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثًا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** 17 ''جب کوئی مسلمان صبح و شام تین مرتبہ کہتا ہے' میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) کے رب ہونے پر' اِسلام کے دین ہونے پر اور (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہونے پر راضی ہوں۔ تو پھر اللہ (عزوجل) پر حق ہے کہ وہ روزِ قیامت اِس (شخص) کو راضی کرے''۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' جب سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّت کو تعلیم و تربیت اور اُصول و دستور سکھانے کے لئے بستر اِستراحت پر سونے کا اِرادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں نورانی ہاتھ مبارک اپنے نورانی رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین بار نورانی دُعا مبارک فرماتے: **اَللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ** 18 ''اے اللہ (جَلَّ جلالک!) تو جس روز اپنے بندوں کو اُٹھائے گا اُس روز مجھے اپنے عذاب سے بچانا''۔

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو صاحب اِیمان سونے کے لئے اپنے بستر پر آئے اور یہ دُعا پڑھے تو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اُس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے' خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا وادی عالج کی ریت کے ذرات کی تعداد یا درختوں کے پتوں یا دُنیا کے اَیام کے برابر ہوں' دُعا یہ ہے: **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ** 19 ''میں اللہ (جل جلالہ) سے بخشش طلب کرتا ہوں وہ رب جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اُس کے حضور توبہ کرتا ہوں''۔

سُنّتِ مبارکہ کی اِقتداءِ صبح و شام دُعا:

حضرت سیّدنا عبدالرحمان بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے اپنے والدِ محترم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا' اے میرے پیارے ابا حضور میں ہر روز آپ رضی اللہ عنہ کو یہ دُعا پڑھتے ہوئے سُنتا ہوں: **اَللّٰهُمَّ عَافِنِىْ فِىْ بَدَنِىْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِىْ فِىْ سَمْعِىْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِىْ فِىْ بَصَرِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِيْنَ تُمْسِىْ فَقَالَ: يَا بُنَىَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ** 20 ''اے اللہ (جَلَّ جلالک!) مجھے میرے بدن میں عافیت دے' اے اللہ (جَلَّ جلالک!) مجھے میرے کانوں میں عافیت دے' اے اللہ (جَلَّ جلالک!) مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ آپ (رضی اللہ عنہ) صبح و شام تین تین مرتبہ انہیں پڑھتے ہیں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے (سرورِ اَنبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِن کلمات کے ذریعے دُعا فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ لہٰذا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ مبارکہ کی اِقتدا کرنا چاہتا ہوں''۔

---

17 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2399' ترمذی حدیث نمبر 3389' ابوداؤد حدیث نمبر 5072' ابن ماجہ حدیث نمبر 3870' مرقاۃ جلد 5 ص 310۔ 18 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2402' ابوداؤد حدیث نمبر 5045' مرقاۃ جلد 5 ص 311۔ 19 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2404' ترمذی حدیث نمبر 3397' مرقاۃ جلد 5 ص 313۔ 20 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2413' ابوداؤد حدیث نمبر 5090' مرقاۃ جلد 5 ص 323۔

صوفیاء کرام اور حُسنِ اَخلاق

ازقلم: مفتی علامہ سیّد عبدالرؤف شاہ (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

اِرشادِ نبوی ﷺ ہے: **اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا** ”مسلمانوں میں کامل اِیمان اُس کا ہے جس کے اَخلاق سب سے اَچھے ہیں“۔

بنی نوع اِنسان کے اَخلاق کی درستگی کے لئے جدوجہد کرنا وہ کام ہے جس کے لئے اَنبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے گئے۔

خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے: **بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ اَوْ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ**[1] ”میں حسنِ اَخلاق (یا فرمایا) مکارمِ اَخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں“۔

قرآن پاک میں اور اَحادیث مبارکہ میں اِنسانی اَخلاق کی درستگی کی ضرورت اور اہمیت کو ذہن نشین کروانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صوفیاء کرام کے نزدیک تصوف کا مقصد بھی یہی ہے کہ اِنسان خود اپنے اَندر اَچھا اخلاق پیدا کرے اور بنی نوع اِنسان کے ساتھ تعلقات میں شگفتگی پیدا کرنا، ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنا، بُرائی سے بچانا، بھلائی کی طرف بلانا یہ وہ کام ہیں جو عبادت سے زیادہ اَہم ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: بہت زیادہ نماز پڑھنا اور وظائف میں بکثرت مشغول رہنا، قرآن مجید کی تلاوت میں بہت مصروف رہنا یہ سب کام چنداں مشکل نہیں ہیں۔ ہر باہمت شخص کرسکتا ہے بلکہ ایک ضعیف بڑھیا بھی کرسکتی ہے۔ روزہ پر مُداومت کرسکتی ہے۔ تہجد گزاری میں مصروف رہ سکتی ہے، قرآن مجید کے چند پارے پڑھ سکتی ہے لیکن مردانِ خدا کا کام کچھ اور ہی ہے۔

وفیات الاعیان لابن خلکان میں حضرت فُضَیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کا یہ قول موجود ہے: **لَاَنْ یُّلَاطِفَ الرَّجُلُ اَھْلَ مَجْلِسِہٖ وَیُحْسِنَ خُلُقَہٗ مَعَھُمْ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ قِیَامِ لَیْلِہٖ وَ صِیَامِ نَھَارِہٖ** ”آدمی کا اہل مجلس کے ساتھ نرمی اور حسن اَخلاق سے پیش آنا اِس کے رات کے قیام اور دن کے روزے سے زیادہ بہتر ہے“۔ یعنی وہ راتوں کا قیام اور دِنوں کے (نفلی) روزے تو رکھتا ہو لیکن اَخلاق اَچھے نہ ہوں تو زیادہ فائدہ نہیں ہوگا اَصل روحانیت تب نصیب ہوگی جب عبادات کے ساتھ ساتھ اَخلاق بھی اَچھے ہوں۔

اِتباعِ نبوی ﷺ میں صوفیاء کرام اپنے خلفاء و مریدین کی اپنے قول و عمل سے کس طرح اَخلاقی تربیت فرماتے تھے اِس تربیتی اَنداز کو جناب خلیق احمد صاحب نظامی کے اَلفاظ میں پڑھیں۔

مشائخ اپنے خلفاء میں مکارمِ اَخلاق پیدا کرنے کی بڑی کوشش فرماتے تھے وہ چاہتے تھے کہ اُن کے خلفاء مہر و محبت، عجز و انکساری، ہمدردی اور خلوص کی جیتی جاگتی تصویریں ہوں۔

خاکی و نوری نہاد بندہ مولانا صفات
ہر دو جہاں سے غنی اُس کا دل بے نیاز
اُس کی اُمیدیں قلیل اُس کے مقاصد جلیل
اُس کی اَدا دِل فریب اُس کی نگاہ دلنواز

مصیبت زدہ غریب اُس کی طرف دیکھے تو اُس کے دل پر چھایہ سا لگ جائے بات کرنے لگے تو اَیسا محسوس ہو گویا پھولوں پر شبنم کی بارش ہورہی ہے۔ لیکن اگر کسی جابر کا مقابلہ کرنا پڑے تو عجز وانکساری کا یہی مجسمہ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط بن جائے اور دُنیا کی کوئی طاقت اُس کو خوف زدہ نہ کرسکے۔

خلفاء میں کردار کی خوبیاں پیدا کرنے کے لئے مشائخ زبان سے نہیں عمل سے کام لیتے تھے دن رات خانقاہ میں رہنے والے خلفاء مریدین اُن کے کردار کو دیکھتے تھے اور اُن سے متاثر ہوتے تھے۔

حضرت سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اَخلاقِ حسنہ کا یہ عالم تھا کہ اِتنی بڑی رفعت وشان کے باوجود کسی بچہ اور لونڈی کے پاس کھڑے ہونے اور فقراء کے پاس بیٹھنے اور اُن کے کپڑوں سے جوئیں نکالنے میں کوئی عار محسوس نہیں فرماتے تھے۔

[1] مسند البزار حدیث نمبر 8949، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 20819، کنز العمال حدیث 5217۔

کشف المحجوب کے تیسرے باب میں حضرت سیّدنا علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے علاوہ ازیں رسالہ قشیریہ، قوت القلوب اور دیگر تصوف کی کتابوں میں تصوف کی جو تعریف اور حقیقت بتائی گئی ہے۔ اُن تعریفوں کو اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو تعریفات سے اَندازہ ہوگا کہ تصوف محض چند رسومات کا نام نہیں جیسا کہ ہمارے ہاں عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ تصوف سراسر اَخلاق کا نام ہے۔

صوفیاء کی کوشش صرف یہ نہ تھی کہ لوگوں کے ظاہری اَعمال درست ہو جائیں بلکہ وہ چاہتے تھے کہ برائی کے سوتے ہی بند ہو جائیں اِنسان کا دِل برائی کی طرف راغب ہی نہ ہو کہ دِل کی نجاست بدن کی نجاست سے بدرجہا بُری ہے۔

حضرت شیخ رکن الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: جنابت دو قسم کی ہوتی ہے ایک جنابت دِل کی دوسری جنابت بدن کی۔ بدن کی جنابت وہ ہے جو عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے حاصل ہو اور دِل کی جنابت نالائقوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔ بدن کی جنابت تو پانی سے پاک ہو جاتی ہے۔ لیکن دِل کی جنابت آنسوؤں سے دھوئی جاتی ہے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: درویشوں کا طریقہ تحمّل ہے اور تحمّل بھی اِس قدر کہ اگر کوئی آدمی اِس کی گردن پر ننگی تلوار رکھ دے یا مارے بھی تو اُس سے راضی و خوش رہے۔ دم مارنا اور اُس کے واسطے بددُعا کرنا سزاوار نہیں۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے صوفیاء کرام اور درویشوں کو زائرین کے دل رکھنے اور اُن کی حاجات کو پورا کرنے کی عجیب اَنداز میں ترغیب دی ہے فرمایا: اے درویش! خواجہ شمعون محبّ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ کیسے ولی اللہ ہیں کہ اللہ عزوجل کا عرش حاجت لے کر اُن کے دروازے پر آئے اور وہ اَندر بیٹھے رہیں اور اپنی طاقت بھر کام انجام نہ دیں۔ پس اے درویش! خواجہ شمعون کی مراد عرش سے یہی مومن کا دِل رکھنا ہے' کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کا قلب اللہ عزوجل کا عرش ہوتا ہے۔

اِمام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے طہارت کی شرائط میں لکھا ہے کہ اَیسی اِحتیاط جس سے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچتی ہو' نہ کرنا چاہئے کیوں کہ دِل شکنی حرام ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی آدمی سلام کرنے کے بعد معانقہ کرنا چاہے اور اِس کے جسم میں پسینہ ہو تو اِس سے اس وقت بچنا قطعی ناجائز ہے اِس لئے کہ اَخلاقِ حسنہ اور مسلمانوں سے قربت رکھنا ہزاروں اِحتیاطوں سے اَفضل تر ہے۔

ایک مومن کا اللہ عزوجل کے نزدیک کیا مرتبہ ہے اور اللہ عزوجل نے اُسے کتنی شان دی ہے اِس کا اَندازہ محسن اِنسانیت اور نبی محتشم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اِس حدیث شریف سے لگایئے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَطُوْفُ بِالْکَعْبَۃِ وَیَقُوْلُ مَا اَطْیَبَکَ وَاَطْیَبُ رِیْحَکَ مَا اَعْظَمَکَ وَاَعْظَمُ حُرْمَتِکَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَحُرْمَۃُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ حُرْمَۃً مِنْکَ وَمَالِہٖ وَدَمِہٖ [2]

"مَیں نے (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کعبہ (بیت اللہ شریف) کا طواف کر رہے تھے اور بیت اللہ شریف سے خطاب کرتے ہوئے یہ فرما رہے ہیں کہ اے بیت اللہ! تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری ہوا (فضا) کتنی پاکیزہ ہے تو خود کتنی عظمت والا ہے' اور تیری حرمت (عزت و احترام) کو اللہ (جل جلالہ) نے کتنا عظیم بنایا ہے مگر اُس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یقیناً مومن کی حرمت اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے نزدیک تیری حرمت سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی مومن کا مال اور خون تجھ سے زیادہ حرمت والا ہے۔ غرض کہ اِس اَمر میں اَب شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی کہ عبادت صرف نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج کا نام نہیں ہے بلکہ ہر سانس پر ہر قدم اور ہر معاملہ میں اِطاعت اِلٰہی کا نام ہے اور اِطاعت اِلٰہی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں شامل ہیں اور اِس کے علاوہ حقوق اللہ کے مقابلے حقوق العباد کی اَہمیت زیادہ ہے کیوں کہ یہ مخلوق حق تعالیٰ کی عیال ہے۔

ایک حدیث شریف میں اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ

[2] سنن ابن ماجہ حدیث 3932' الجامع صغیر حدیث 11791' مرقاۃ المفاتیح حدیث 5733۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ 3 "ساری مخلوق اللہ (عزوجل) کا کنبہ ہے۔ اِس لئے اللہ (جل جلالہ) کے نزدیک تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ آدمی وہ ہے جو اُس کے کنبے (مخلوق) کے ساتھ نیکی کرے۔

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہُدیٰ کا
کہ ساری مخلوق ہے کنبہ خدا کا

جتنی محبت ایک ماں کو اپنی اولاد سے ہوتی ہے۔ اِس سے کہیں زیادہ محبت خالق کو اپنی مخلوق سے ہے۔ اور وہ اُسی کو زیادہ مقبول رکھتا ہے، جو اُس کی مخلوق کو محبوب رکھے۔ اِن کے دکھ سکھ کو اپنا دُکھ سکھ سمجھے اور اِن کی حتی الوسع خدمت کرتا رہے۔ اِس لئے علامہ اقبال نے فرمایا:

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اُس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

ایک مرتبہ خواجہ نظام الدین محبوبِ اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس وعظ جاری تھی۔ گرمی کا موسم تھا، حاضرین کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ سائے میں جگہ نہ رہی۔ لوگ دھوپ میں بیٹھنے لگے حضرت محبوب الٰہی کی طبیعت بے چین ہوگی۔ فرمایا: ذرا پاس پاس ہو کر بیٹھو تا کہ وہ بھی سائے میں بیٹھیں کیونکہ دھوپ میں بیٹھے تو وہ ہیں اور جلتا میں ہوں۔ 4

صوفیاء کرام کے پاس سب سے بڑا طاقتور اور موثر ہتھیار یہی تیغ اَخلاق تھی یہی نرمی تھی، یہی خود غرضی سے پاک مخلوق اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی محبت تھی، سچی ہمدردی تھی ہر ایک کے لئے دلسوزی اور غم خواری تھی جس کے ذریعے وہ لوگوں کے دلوں کو مسخر اور متاثر کرتے گئے اور ان کے دِلوں میں نیکی کا بیج بوتے گئے اور اِس طرح اپنے حسن اَخلاق سے اِشاعت اِسلام، تقویٰ، توبہ رجوع الی اللہ اور نیکی کی ترویج میں وہ خدمات سرانجام دیں کہ بڑے بڑے خلفاء بھی وسائل کے باوجود ایسی دینی خدمات سرانجام نہ دے سکے۔

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ نگاہ کی تیغ بازی وہ سپاہ کی تیغ بازی

تاریخ گواہ ہے کہ یہ کام نہ علماء سے ہوسکا نہ متکلمین سے نہ معتزلہ سے نہ حکماء سے اور نہ فقہاء سے یہ کام اگر ہوسکا تو اِن بوریہ نشینوں، گدڑی پوشوں اور نفوس قدسیہ سے جن کو صوفیاءِ اِسلام کہا جاتا ہے۔ اور جن کا نام آج بھی لاکھوں، کروڑوں، اِنسانوں کے دِلوں میں عقیدت اور محبت کے جذبات پیدا کر دیتا ہے۔

اِسی طرح بغداد کے صوفیاء میں عظیم نام حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اِن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اِنھوں نے ایک دن جبکہ سخت سردی پڑ رہی تھی گرمیوں والا لباس پہنا ہوا تھا اور خود ٹھٹھر رہے تھے آپ سے پوچھا گیا حضور اِس میں کیا حکمت ہے باوجودیکہ آپ کے پاس گرم لباس موجود ہے پھر بھی آپ سردی کی تکلیف محسوس کر رہے ہیں اور گرم لباس زیب تن نہیں فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب اِرشاد فرمایا کہ مجھے فقیر لوگ یاد آگئے جن کے پاس گرم لباس نہیں ہے اَب میرے پاس اِتنے وسائل نہیں ہیں کہ سب کو گرم لباس مہیا کروں۔ لہٰذا میں نے یہی پسند کیا کہ اپنی ذات کے ساتھ اُن سے غم خواری کروں۔ 5

ہمارے مربی و محسن مشفق ولی کامل صوفی باصفا نائب امین علم لدنی رومی وقت یادگار اَسلاف عالمی مبلغ اسلام حضرت علامہ مولانا پیر طریقت رہبر شریعت منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خوبصورت زندگی بھی مخلوقِ خدا کی غمخواری اور ہمدردی سے آراستہ اور مزین تھی۔ آپ کی مخلوقِ خدا کے ساتھ پیار شفقت اور ہمدردی کے سینکڑوں واقعات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جامعہ یوسفیہ برائے طلباء چائنہ سکیم لاہور میں صبح کی اسمبلی کے وقت جب بھی طلباء کرام مسجد کے صحن میں سردیوں کے موسم میں بغیر چٹائیوں کے کھڑے نظر آتے تو آپ فوراً اسمبلی موقوف کروا کر طلباء کرام کے لئے چٹائیوں کا اِنتظام کرواتے تھے۔

3 مسند البزار حدیث 6947، مسند ابویعلی موصلی حدیث 3370-3315، شعب الایمان حدیث 7045، الترغیب والترہیب حدیث 138۔ 4 فوائد الفواد ص 91، سیر الاولیاء (مترجم) ص 532۔ 5 کتاب اللمع فی التصوف از ابو نصر سراج طوسی ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن ص 301۔

پروپرائیٹر: شہباز علی
0304-7863310

مجھے دین اسلام سے پیارا ہے۔

ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔

شہباز واشنگ مشین
اینڈ ریپیئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف الماری دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور حسن، اسامہ، منیب

نیز پُرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں

دواخانہ پیغامِ صحت

پیغامِ صحت کا پیغام

تندرست معدہ تندرست انسان

جسمانی و روحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں

اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا

اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں

تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

حکیم
مزمل حسین عارف

F.T.J B.A اسلامک سٹڈیز

0300-8160837
0345-4767985

شیڈول

اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
جمعرات	پسرور	بالمقابل پرانا نادرا آفس سترہ موڑ
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغام صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ و مثانہ کے امراض، مردانہ و زنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اَولادی، اَٹھرا، طبِّ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے

رحمٰن کے بندے

ازقلم: کنیز فاطمہ یوسف (ہیڈ معلّمہ جامعہ یوسفیہ دارجمیلہ فتح گڑھ لاہور)

قرآنِ مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ قرآنِ مجید ہمیں زندگی گزانے کے اَیسے خوبصورت طریقے سکھاتا ہے جس سے اِنفرادی اور اِجتماعی طور پر نہ صرف دُنیا میں ہماری اِصلاح ہو سکے بلکہ ہماری آخرت بھی روشن ہو جائے۔ چنانچہ سورہ فرقان آیت مبارکہ نمبر 63 تا 76 اللہ عزوجل نے اَیسے ہی چند اَوصاف کا ذِکر فرمایا ہے اور اُن اَوصاف کو اپنانے والوں کو **عِبَادُ الرَّحْمٰن** یعنی رحمٰن کے بندے فرمایا ہے۔ تقریباً 12 اَوصاف بیان کیئے گئے ہیں (1) وہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں (2) جب جاہل اُن سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام (3) اللہ عزوجل کی رِضا کے لئے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں (4) جہنم کا عذاب پھر جانے کی اللہ عزوجل سے دُعائیں کرتے ہیں (5) اِعتدال سے خرچ کرتے ہیں (6) شرک نہیں کرتے (7) کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے۔ (8) بدکاری نہیں کرتے (9) جھوٹی گواہی نہیں دیتے (10) جب کسی بیہودہ بات کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنی عزّت سنبھالتے ہوئے گزر جاتے ہیں (11) جب انہیں اللہ عزوجل کی آیات کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو اُن پر بہرے اَندھے ہو کر نہیں گرتے (12) وہ اپنے لئے اور اپنی اَزواج واَولاد کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

(1) زمین پر آہستہ چلنا:

اِس آیت مبارکہ میں بیان ہوا ہے کہ رحمٰن کے بندوں کا اپنے نفس کے ساتھ معاملہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ اِطمینان اور وقار کے ساتھ، عاجزانہ شان سے زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔ متکبرانہ طریقے پر، پاؤں زور سے مارتے اور اِتراتے ہوئے نہیں چلتے۔ کیونکہ شریعت مطہرہ نے اِس سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝** [1] ''اور زمین میں اِتراتے ہوئے نہ چل بے شک تو ہرگز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ جائے گا''۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، (حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: **سُرْعَةُ الْمَشْيِ تُذْهِبُ بَهَاءَ الْمُؤْمِنِ** [2] ''تیز چلنا اِیمان والوں کی ہیبت ختم کر دیتا ہے''۔

حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد عظیم فرمایا: **سُرْعَةُ الْمَشْيِ تُذْهِبُ بَهَاءَ الْوَجْهُ** [3] ''تیز چلنا چہرے کے حسن کو ختم کر دیتا ہے''۔ ہمارے شیخ عظیم پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت میانہ چال کے ساتھ آہستہ آہستہ مگر قوت سے چلنے والی شخصیت تھے۔

(2) اَندازِ گفتگو:

جب جاہل اُن سے بات کرتے ہیں اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا اَدب وتہذیب کے خلاف بات کہتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام اِس سے مراد **مُتارَکَت** کا سلام ہے اور معنی یہ ہے کہ جاہلوں کے ساتھ جھگڑا کرنے سے اِعراض کرتے ہیں۔

حضرت سیّدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو بُرا بھلا کہا تو جسے بُرا بھلا کہا گیا، اُس نے یہ کہنا شروع کر دیا تم پر سلام ہو۔ اس پر (صاحب التاج حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: سنو! تم دونوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو (اے بُرا بھلا کہے گئے شخص!)

1. بنی اسرائیل: 37۔ 2. حلیۃ الاولیاء، ذکر جماعۃ من العارفین العراقیین، محمد بن یعقوب الحدیث: 15309۔ 3. کنز العمال، کتاب المعیشۃ والآداب، قسم الاقوال، آداب المشی، الحدیث 41614: الجزء الخامس عشر۔

تمہاری طرف سے دفاع کرتا ہے، جب یہ تمہیں بُرا بھلا کہتا ہے تو وہ اِس سے کہتا ہے: نہیں، بلکہ تم ایسے ہو اور تم اِس کے زیادہ حق دار ہو اور جب تم اِس سے کہتے ہو تم پر سلام ہو تو فرشتہ کہتا ہے: نہیں، بلکہ تمہارے لئے سلامتی ہو اور تم اِس کے زیادہ حق دار ہو۔ 4

(3) رات میں عبادت کرنا:

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ آرام کرنے کے بعد رات میں کچھ نہ کچھ نفلی عبادت ضرور کیا کرے تاکہ اِس میں رحمٰن کے بندوں والے اَوصاف پیدا ہوں۔ نفلی عبادت رات میں کرنا دِن کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے، اِس کا ایک فائدہ یہ ہے اِس وقت قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دل جمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اِس وقت شور و غل نہیں ہوتا بلکہ سکون اور اِطمینان ہوتا ہے جو کہ دل جمعی حاصل ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اِس وقت عبادت کرنے میں کامل اِخلاص نصیب ہوتا ہے اور عبادت میں ریا کاری، نمود و نمائش اور دِکھلاوا نہیں ہوتا کیونکہ عام طور پر اس وقت لوگ بیدار نہیں ہوتے۔ یہ صرف مردوں کے لئے حکم نہیں ہے بلکہ خواتین کے لئے بھی ہے کہ رات کا کچھ حصہ عبادت میں ضرور گزاریں۔

اِمام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی بہن حضرت حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا بصرہ میں ایک اِنتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتی اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک تلاوت فرماتیں۔ بسا اَوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اِتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چراغ بجھ جاتا، لیکن آپ کے لئے صبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی اپنی وَفات تک یہ عادت رہی کہ آپ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سو جاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم اَیسی نیند سو جاؤ گے کہ اِس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔ 5

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کسی نے نمازِ عشاء کے بعد دو رکعت یا اس سے زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے۔ 6

(4) عذابِ جہنم سے بچنے کی دُعا:

کامل اِیمان والے اپنی نمازوں کے بعد اور عام اَوقات میں یوں عرض کرتے ہیں: وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا 7 "اے ہمارے رب (سبحانہ و تعالیٰ)! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے جو کہ اِنتہائی شدت والا ہے، بے شک اِس کا عذاب گلے کا پھندا اور کافروں سے جدا نہ ہونے والا ہے، بے شک جہنم بہت ہی بُری ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے"۔

اپنی عبادت و ریاضت پر بھروسہ کرنے کی بجائے اللہ عزوجل کی رحمت اور کرم پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اُس کی خفیہ تدبیر سے خوفزدہ رہنا چاہئے کہ یہ کامل اِیمان والوں کا طریقہ ہے۔ چنانچہ اُن کی اِس دُعا سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ عبادالرحمٰن کثرتِ عِبادت کے باوجود اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کا خوف رکھتے ہیں اور اُس کی بارگاہ میں عاجزی و اِنکساری اور گریہ وزاری کرتے ہیں۔

(5) خرچ میں اِعتدال:

کامل اِیمان والے اِسراف اور تنگی دونوں طرح کے مذموم طریقوں سے بچتے ہیں اور اِن دونوں کے درمیان اِعتدال سے رہتے ہیں۔ اِسراف مَعصیت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔ تفسیر مدارک میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے: جس نے کسی حق کو منع کیا اُس نے اِقتار یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اُس نے اِسراف کیا"۔ 8

4 مسند امام احمد حدیث 23806۔ 5 روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ جز 6 ص 242۔ 6 خازن الفرقان تحت الآیۃ جز 3 ص 378۔ 7 سورۂ فرقان آیت 66-65۔ 8 تفسیر مدارک الفرقان تحت الآیۃ 67 ص 810۔

ہادی عالم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: **خَیْرُ الْاَعْمَالِ اَوْسَطُھَا** 9 ''تمہارے بہترین کام وہ ہیں جن میں میانہ روی ہو''۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب شریف میں لکھتے ہیں کہ قیامِ عراق کے زمانے میں میں نے بہت کشادہ دستی سے کام لینا شروع کر دیا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں قرض کے بوجھ تلے دَب گیا' ہوتا یہ تھا کہ جب کسی کو کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ مجھ سے طالبِ اِمداد ہوتا اور میں کسی نہ کسی طرح اُس کی مدد کرتا۔ اِس طرح لوگوں کے مطالبات روز بروز بڑھنے لگے اور قرض خواہوں نے اَلگ تنگ کرنا شروع کر دیا۔ عراق کے ایک سردار نے جو میرے اِس حال سے واقف تھا' مجھے لکھا کہ تو نے جو طریقِ کار اِختیار کیا ہے اِس سے پیدا شدہ پریشانیاں' عبادت اور ذکرِ اِلٰہی میں مانع ہو جائیں گی۔ یوں اَندھا دُھند روپیہ خرچ کرنا اَچھا نہیں' اللہ ربُّ العزّت اپنے بندوں کی ضروریات کے لئے کافی ہے اور اُس کے سوا کسی اور میں یہ قدرت نہیں کہ وہ ہر بندے کی کفایت کر سکے۔ میں نے اُس نیک دل سردار کی اِس پُر حکمت بات کو گرہ میں باندھ لیا اور اس تنگی سے چھٹکارا حاصل کیا۔ 10

(6,7,8) گناہِ کبیرہ سے بچتے ہیں:

اِس آیتِ مبارکہ میں تین کبیرہ گناہوں کا ذِکر آیا ہے جس سے رحمٰن کے بندے بچتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' کسی جان کو ناحق قتل کرنا اور زِنا کرنا بہت بڑے گناہ ہیں' جیسا کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے سوال عرض کیا: کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا یہ کہ تو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک کرے' حالانکہ تجھے اُس نے پیدا کیا۔ میں نے عرض کی: پھر اِس کے بعد کون سا گناہ؟ اِرشاد فرمایا: یہ کہ تو اپنی اَولاد کو اِس لئے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا؟ اِرشاد فرمایا: یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زِنا کرے۔ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کریم آقا ﷺ کی تصدیق میں یہ آیت مبارکہ: **وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ** نازل فرمائی۔ 11 ''اور حضور (ﷺ) جب بیعت لیتے تو بطورِ خاص یہ تین گناہ یعنی شرک' کسی کو ناحق قتل اور زِنا نہ کرنے پر بیعت لیا کرتے تھے''۔

چنانچہ حضرت سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم (قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھے تو آپ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: تم مجھ سے اِس بات پر بیعت کرو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے' زِنا نہیں کرو گے' چوری نہیں کرو گے اور اُس جان کو ناحق قتل نہیں کرو گے جسے قتل کرنا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نے حرام فرمایا ہے۔ تم میں سے جس شخص نے اِس عہد کو پورا کیا اُس کا اَجر اللہ عزوجل کے ذِمہ کرم پر ہے اور جس نے اِن حرام کردہ چیزوں میں سے کسی کا اِرتکاب کر لیا اور اُسے (دُنیا میں ہی اس کی شرعی) سزا دے دی گئی تو وہ اِس کا کفارہ ہے اور جس نے اِن میں سے کسی حرام کام کو کیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم نے (دُنیا میں) اُس کا پردہ رکھا تو (آخرت میں) اُس کا معاملہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کے سپرد ہے' اگر وہ چاہے تو اُسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔ 12

(9) جھوٹی گواہی سے بچنا:

یعنی کامل اِیمان والے گواہی دیتے ہوئے جھوٹ نہیں بولتے اور وہ جھوٹ بولنے والوں کی مجلس سے علیحدہ رہتے ہیں' اُن کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے۔ آج کل ہمارے ہاں جھوٹی گواہی دینا بہت رواج پا چکا ہے' عدالتوں کے باہر کرائے کے جھوٹے گواہ

9 شعب الایمان حدیث 3887' جامع الاحادیث حدیث 14489 ۔ 10 قصص الاولیاء عالم فقری ص 126 ۔ 11 بخاری کتاب الادب باب قتل الولد خشیة ان یاکل معه حدیث 6001 ۔ 12 مسلم کتاب الحدود باب الحدود کفارات لاھلھا حدیث 1709۔

ہمہ وقت دَستیاب ہوتے ہیں، جھوٹی گواہی دینا اِنتہائی مذموم عادت ہے اور کثیر اَحادیث مبارکہ میں اس کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے (نبی آخرالزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اُس کے لئے جہنم واجب کردے گا۔13

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: ''جس نے اَیسی گواہی دی جس سے کسی مسلمان مرد کا مال ہلاک ہوجائے یا کسی کا خون بہایا جائے، اس نے (اپنے اوپر) جہنم (کا عذاب) واجب کرلیا''۔ 14

(10) لغو کاموں سے بچتے ہیں:

یعنی جب وہ کسی لغو اور باطل کام میں مصروف لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنی عزّت سنبھالتے ہوئے وہاں سے گزر جاتے ہیں۔ اپنے آپ کو لہو و باطل میں ملوث نہیں ہونے دیتے اور اَیسی مجالس سے اِعراض کرتے ہیں۔ حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لغو سے مراد لہو (کھیل کود) اور غنا (موسیقی) ہے۔ ہمارے اِردگرد اَیسے بھی لوگ پائے جاتے ہیں جو گانے وغیرہ سنتے ہیں، غیر مسلموں کے رسم و رواج منا کر کہتے ہیں ہم دِین و دُنیا کو ساتھ لے کر چلتے ہیں، اَیسے تمام بھائیوں اور بہنوں کو ذرا غور کرنا چاہئے کہ اِس طرح دِین و دُنیا ساتھ نہیں ہوتا، اِس طرح دِین پیچھے ہوتا ہے۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دِل کی نگرانی کا لحاظ ہر حالت میں رکھے، کھانے، پینے، کہنے سننے، چلنے پھرنے خریدنے، بیچنے، عبادت کرنے نماز پڑھنے اور قرآن شریف پڑھنے، کتابت کرنے، سبق پڑھنے، وعظ کہنے وغیرہ میں چاہئے کہ پلک مارنے کی مقدار میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم سے غافل نہ رہے تاکہ مقصود حاصل ہو۔

یک چشم زدن غافل ازاں ماہ نباشی
شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی

ایک مرتبہ پلک مارنے کی مقدار بھی اس دوست سے غافل نہ ہو، مبادا وہ نظرِ لطف کرے اور تجھے خبر نہ ہو۔15

(11) آیات ربانی کو غور سے سننا چاہئے:

یعنی جب کامل اِیمان والوں کو اللہ تعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی آیات مبارکہ کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اُن پر غفلت کے ساتھ بہرے اور اَندھے ہوکر نہیں گرتے کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ ہوش وحواس قائم رکھتے ہوئے سنتے ہیں اور چشمِ بصیرت کے ساتھ دیکھتے ہیں اور اِس نصیحت سے ہدایت حاصل کرتے ہیں، نفع اُٹھاتے ہیں اور اِن آیات مبارکہ میں دیئے گئے اَحکام پر عمل کرتے ہیں۔ جب قرآنِ مجید کی آیات مبارکہ کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی نعمتیں یاد دلائی جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی اِطاعت وفرمانبرداری کرنے اور اُس کی رضا حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے اور اُس کی نافرمانی کرنے پر اُس کے غضب وعذاب سے ڈرایا جائے، تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ اُن چیزوں کو بے توجہی کے ساتھ نہ سنے بلکہ کامل توجہ کے ساتھ اور ہوش وحواس قائم رکھتے ہوئے سنے اور ان آیات مبارکہ کے ذریعے جو نصیحت کی گئی اُس پر عمل کرے۔ اَیسے لوگوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اِرشادِ عظیم فرماتا ہے: فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ ۝ 16

''تو میرے اُن بندوں کو خوشخبری سنادو۔ جو کان لگا کر بات سنتے ہیں پھر اُس کی بہتر بات کی پیروی کرتے ہیں''۔

13 ابن ماجہ کتاب الاحکام باب شہادۃ الزور حدیث 2373۔ 14 معجم الکبیر حدیث 11541۔ 15 یوسف مصر محبت جلد 1 ص 356۔ 16 الزمر 18-17۔

(12) اپنے لئے اور اپنی اَزواج و اَولاد کے لئے دُعا کرتے ہیں:

عبادالرحمٰن یہ دُعا کرتے ہیں: رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ٥ [17] ''اے ہمارے رب (عزوجل) ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ حضرت سیّدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا سے مراد ہے: اللہ عزوجل کی اطاعت و فرمانبرداری اور مومن کی آنکھ کے لئے سب سے زیادہ جو چیز ٹھنڈک کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ مؤمن شخص اپنے پیارے کو اللہ عزوجل کی اِطاعت میں دیکھے۔ یعنی اِس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں بیویاں اور اَولاد نیک، صالح، متقی عطا فرما تا کہ اُن کے اَچھے عمل اور اُن کی اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول ﷺ کی اِطاعت دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دِل خوش ہوں۔ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کے بارے میں حضرت سیّدنا مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ہمیں اَیسا اِمام بنادے کہ ہم اپنے سے پہلے متقی مسلمانوں کی اِتباع کریں اور ہم اپنے بعد والوں کے اِمام ہوجائیں۔

عبادالرحمٰن کی یہ تمام صفات ذکر کرنے کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم نے اِیمان والوں کے لئے اِنعام کا ذِکر فرمایا ہے: اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ٥ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ٥ [18] ''اِن کو جنت کا سب سے اُونچا بالا خانہ اِنعام ملے گا بدلہ اِن کے صبر کا اور وہاں دُعا اور سلام کے ساتھ اِن کی پیشوائی ہوگی۔ ہمیشہ اِس میں رہیں گے کیا ہی اَچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ۔

اللہ ربُّ العزّت سب مسلمانوں کو عبادالرحمٰن کے اَوصاف اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربَّ العالمین۔

[17] جامع البیان جز 19 ص 68، مطبوعہ دارالفکر بیروت۔ [18] سورۂ فرقان آیت 75-76۔

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

Heads

Engr.Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address: Alyas Centre Umer Din Road Wassan Pura, Lahore

Ph No: 0322-4744353

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC
(3) Microcontroller
(4) ETAP (5) MATLAB
(6) ATS Circuit
(7) UPS Circuit
(8) Advanced Engineering Software

حسن و جمال کے معجزات

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ، كَانَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ، اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ، وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً، وَّلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَّلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَآئِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [1] ”(خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید، چمکتا ہوا تھا اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو جھکاؤ آگے کو ہوتا اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنی آپ ﷺ کی (نورانی) ہتھیلی (مبارک) نرم تھی اور میں نے مشک اور عنبر میں بھی وہ خوشبو نہ پائی جو آپ ﷺ کے (نورانی) جسم مبارک میں تھی“۔

حضرت سیّدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْبَطْحَآءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ، قَالَ: فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ، فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَاَطْيَبُ رَآئِحَةً مِنَ الْمِسْكِ [2] ”(سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت سفر کے اِرادہ سے نکلے۔ بطحاء نامی جگہ پر پہنچ کر آپ ﷺ نے وضو شریف فرمایا اور ظہر کی نماز دو رکعت (قصر) پڑھی۔ پھر عصر کی نماز بھی دو رکعت (قصر) پڑھی۔ آپ ﷺ کے سامنے ایک چھوٹا سا نیزہ (بطور سُترہ) گڑا ہوا تھا۔ پھر صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کی بارگاہِ غریب نواز میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو تھام کر اپنے چہروں پر پھیرنے لگے۔ (حضرت سیّدنا) ابوجحیفہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے بھی آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو اپنے چہرے پر رکھا۔ اُس وقت آپ ﷺ کا (نورانی) ہاتھ (مبارک) برف سے بھی زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

---

[1] مسلم حدیث نمبر 6054، کنز العمال حدیث نمبر 17816-18529، مشکوٰۃ حدیث نمبر 5787، مسند احمد جلد 2 ص 228، دلائل النبوۃ جلد 1 ص 55۔

[2] بخاری حدیث نمبر 3553۔

میاں لائٹ ہاؤس کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

میاں لائٹ ہاؤس

دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243

مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد
اینڈ سنز

شیخ عبدالعلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610

فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

دوکان نمبر A-3 نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

Seiko® S Seiko

ISO-9002

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا، ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹرسائیکلوں کے لیے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

Genuine Parts ہینو جینیئن پارٹس
HINO

ہمیشہ ہینو جینیئن پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز

82- بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 042-37701456,37728010
فیکس: 042-37701482

خاتونِ جنت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ازقلم: اُمِّ مفازا زوجہ مفتی خلیل احمد یوسفی

خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی پاک کا نام مبارک حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔آپ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی سب سے زیادہ پیاری اور لاڈلی شہزادی پاک ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام مبارک ''فاطمہ'' اور لقب ''زہرا'' اور ''بتول'' ہے۔

اَلقابات:

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بے شمار اَلقابات ہیں جن میں اُمّ السادات، مخدومۂ کائنات، دُخترِ مصطفیٰ ﷺ، سردارِ خواتین، طیّبہ، بتول، زاکیہ، سیّدۃُ النساء للعالمین، خاتونِ جنت، اُمّ الحسنین، معظّمہ الراضیہ، مرضیہ، اُمّ الهاد جیسے عظیم الشان اَلقابات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شایانِ شان ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک خاص کنیت اُمِّ اَبِیہا بھی ہے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام مبارکہ:

اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی پیاری بیٹی پاک حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام مبارک کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے۔ **اِنَّمَا سُمِّیَتْ فَاطِمَةُ لِاَنَّ اللّٰہَ فَطَمَهَا وَ مُحِبِّیْهَا عَنِ النَّارِ** [2] ''میری بیٹی کا نام فاطمہ اِس لئے رکھا گیا کیونکہ اللہ (عزوجل) نے اِن کو اور اِن کے محبین کو دوزخ سے آزاد فرما دیا ہے''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: **اِنَّ فَاطِمَةَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذُرِّیَّتَهَا عَلَی النَّارِ** [3] ''بے شک (حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے پاک دامنی اِختیار کی اور اللہ (جل جلالہ) نے اُن کی اَولاد کو دوزخ پر حرام فرما دیا ہے''۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مَیں نے اپنی والدہ سے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق پوچھا تو وہ فرمانے لگیں: **کَانَتْ کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ** [4] ''یعنی (سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) چودھویں رات کے چاند کی طرح حسین وجمیل تھیں''۔

زہرالقب:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت کی کلی تھیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جسم مبارک سے جنت کی خوشبو آتی تھی جسے حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سونگھا کرتے تھے۔اِسی لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب مبارکہ زہرا ہوا۔ [5]

جگر گوشۂ رسول ﷺ:

اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب آقائے دو جہاں رحمۃ للعالمین کریم مصطفیٰ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: ''حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام جہانوں کی عورتوں اور تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں''۔

پھر حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: **فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ** ''یعنی (حضرت سیّدہ) فاطمۃ (الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہیں جس نے اِنہیں ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا''۔

ایک اور روایت میں ہے: **یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا** [6] ''یعنی اُن کی پریشانی میری اور اُن کی

[2] المعجم الکبیر جلد 9 ص 361 حدیث نمبر 18418، کنز العمال جلد 12 ص 50 حدیث نمبر 34222۔ [3] مستدرک حاکم جلد 4 ص 135 حدیث نمبر 4779۔ [4] مستدرک حاکم جلد 4 ص 149 حدیث نمبر 1813۔ [5] مراۃ المناجیح جلد 8 ص 402۔ [6] مشکوٰۃ المصابیح جلد 2 ص 436 حدیث نمبر 6138۔

تکلیف میری ہے''۔

سیّدہ ، زاہرہ ، طیبہ ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

پیدائش:

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادتِ باسعادت کے بارے میں مختلف اَقوال ہیں روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعثت سے ایک یا دو سال پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

دوسری روایت ہے کہ جس سال بیت اللہ شریف کی تعمیر ہوئی آپ اُسی سال پیدا ہوئیں یہ واقعہ اِظہارِ نبوت سے پانچ سال قبل کا ہے اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک 35 برس تھی۔ 7

اِمام عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اعلانِ نبوت سے پانچ سال قبل حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش ہوئی۔ 8

تصویرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ عفیفہ محدثہ مفسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، شکل وشباہت اور گفتگو میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا اور جب حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتیں تو سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استقبال کے لئے بڑی خوشی سے کھڑے ہو جاتے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ تھام کر اُن کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر اُنہیں بٹھاتے۔

اور جب سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے قیام فرماتیں آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ 9

دعوتِ اِسلام کے دَور میں سیّدہ فاطمۃ الزہرا کی بہادری:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ شریف میں نماز اَدا فرما رہے تھے کہ ابوجہل نے اُونٹ کی گندگی اور غلاظت سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی پشت مبارک پر رکھ دی سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے۔ اِسی اثناء میں حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دَوڑتی ہوئی آئیں اور والدِ محترم آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس حالت میں دیکھ کر تڑپ اُٹھیں اور اپنے والدِ گرامی کی نورانی کمر مبارک سے بوجھ ہٹایا سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نورانی سر مبارک اُٹھایا تو تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ (جَلَّ جَلا لک!) قریش کے اِن سرداروں کو پکڑ لے۔

اے اللہ (جَلَّ جَلا لک!) قریش کے اِن سرداروں کو پکڑ لے۔

اے اللہ (جَلَّ جَلا لک!) ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عُقبہ بن ابی معیط کو ہلاک کر دے۔

ایک اور آدمی کا نام بھی لیا مگر مجھے یاد نہیں رہا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جن کافروں کے لئے (بددُعا کرتے وقت) آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لئے تھے، میں نے اُنہیں (اُن کی لاشوں کو) بدر کے کنویں میں پڑا ہوا دیکھا۔ 10

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح:

خاندانِ نبوت کے ساتھ رشتہ داری اور تعلق داری بڑے اِعزاز کی بات ہے یہی وجہ ہے کہ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں پاک اُمّ المؤمنین کہلائیں۔

جب اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اِمام المرسلین حضور

7 الطبقات لابن سعد جلد 8 ص 19، الاصابۃ جلد 8 ص 263۔ 8 المواہب اللدنیہ جلد 4 ص 331۔ 9 ابوداؤد ص 812 حدیث نمبر 5217-5216۔ 10 بخاری حدیث نمبر 240۔

سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں پہنچے تو آپ سرکار ﷺ کو اُن کی آمد کا مقصد معلوم تھا۔ آپ سرکار ﷺ نے اُنہیں قرابت کی نوید سے سرفراز فرمایا۔

قائدالمرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا خطبہ اِرشاد فرمایا اور نکاح فرما دیا۔ اِس کے بعد سیّدالمرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیاری شہزادی پاک اور پیارے داماد کے لئے دُعا فرمائی۔

اے اللہ (جَلَّ جَلا لک!) اِن دونوں پر اور اِن دونوں کی نسل میں برکت عطا فرما۔

اِس موقع پر حاضرین کی شہد کے شربت اور کھجوروں سے تواضع کی گئی۔ رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

جَهَّزَهُمَا بِهَا وَوِسَادَةٍ مَحْشُوَّةٍ اِذْخِرًا وَقِرْبَةٍ 11

''ایک سفید اونی چادر اور اِذخر گھاس سے بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ اور ایک مشک بوقتِ رخصت مرحمت فرمایا تھا۔

مسئلہ:

اوپر موجودہ حدیث شریف میں جَهَّزَ لفظ ہے اِس سے مراد محض سامان کی تیاری ہے جو رخصت کے وقت دیا گیا تھا۔ بلکہ بعض روایات میں آتا ہے یہ سامان اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی زرّہ بیچ کر فراہم کیا گیا تھا۔

آج کل جہیز کا جو سسٹم اِختیار کیا گیا ہے وہ تو خود ایک لعنت ہے۔ اِسلام نے شادی کا بہترین اور قابل ترجیح معیار مرد اور عورت کی دین اِسلام کے قانون کی پابندی طہارت اور تقویٰ رکھا ہے۔ جہیز کے نہ ہونے کے سبب لڑکیوں کے بالوں میں چاندی اُتر جاتی ہے اور والدین دُنیا سے گزر جاتے ہیں یا قرضوں کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ یہ سراسر غلط ہے۔ اِسی جہیز کی وجہ سے لوگ وراثت کا حصہ دینے سے بھی کتراتے ہیں۔ حالانکہ وراثت حق ہے جبکہ جہیز اور گھر کے سامان کی ذمہ داری شوہر کی خود کی ہے۔ اور جو لوگ اَیسا نہیں کرتے جہیز کا مطالبہ کرتے ہیں وہ سخت گناہ کا اِرتکاب کرتے ہیں۔

تسبیح فاطمی:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کا کام کاج خود کیا کرتی تھیں۔ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آٹا چکی میں پیسا کرتی تھیں پانی کی مَشک بھر بھر کر لایا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ سیّدالانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام اور لونڈیاں آئی ہیں آپ ایک خادمہ لے آیئے تاکہ کام کاج میں آسانی ہو جائے خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا دربارِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں مگر اِس بات کا اِظہار نہ فرمایا۔

دوسرے روز نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ خود اپنی شہزادی کے گھر تشریف لے کر گئے اور آنے کا مقصد دریافت فرمایا خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاموش رہیں اور اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے تمام بات عرض کی تو سیّد عرب و عجم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے پیاری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) سے ڈرو اور اپنے رب کے فرائض اَدا کرتی رہو اور اپنے گھر کے کام کیا کرو۔ اور جب سونے لگو تو (33) بار سُبْحَانَ اللّٰہِ (33) بار اَلْحَمْدُ

11 مسند احمد جلد 1 ص 84 ' ابن ماجہ حدیث نمبر 4152۔

لِلّٰہِ اور (34) بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو۔ یہ کل سو ہوتے ہیں یہ آپ کے لئے خادمہ سے بہتر ہیں۔ 12

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا' مَیں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خوش ہوں۔

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا روئیں پھر ہنس پڑیں:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ عفیفہ محدثہ مفکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئیں اُن کا چلنا بالکل شفیع اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھا جب صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دیکھا تو فرمایا: اے میری شہزادی مرحبا پھر اُن کو بٹھایا اور اُن کے کان میں سرگوشی کی جس کو سُن کر شہزادی پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت روئیں احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُن کی بے قراری دیکھی تو دوبارہ سرگوشی کی جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہنس پڑیں۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ مجھے بھی بتایئے کہ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان میں کیا سرگوشی فرمائی تھی۔ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشاں نہیں کروں گی اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں' جب آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اِس دُنیا سے پردہ فرما گئے تو میں نے کہا' اے خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرا آپ پر جو حق ہے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اُس حق کی قسم دے کر سوال کرتی ہوں مجھے بتایئے کہ ابوالقاسم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا فرمایا تھا؟

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں پہلی بار آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سال حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ایک قرآن پاک کا دَور کیا کرتے تھے اِس مرتبہ اُنہوں نے دو بار دور کیا ہے اِس کا مطلب ہے کہ واپسی کا وقت قریب ہے تم اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنا اور صبر کرنا بے شک میں تمہارا پیشوا ہوں۔ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' اِس بات سے میں رَو پڑی۔ پھر جب میری بے قراری پیارے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں دیکھی گئی۔ تو پھر دوبارہ سرگوشی فرمائی اور فرمایا: یَافَاطِمَۃُ اَلَاتَرْضِیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَوْ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ ''اے فاطمۃ (الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنکِ!) کیا آپ اِس بات سے راضی نہیں کہ آپ تمام جنتی عورتوں (جنتیوں کی بیبیوں) یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہو''۔

اِس بات سے مجھے ہنسی آئی اور خوشی ہوئی۔ 13

داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دُنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقدس لب مبارک کبھی تبسم سے آشنا نہ ہوئے۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اَولادِ پاک:

نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے صرف خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذریعے سے ہی اَولاد آگے بڑھی۔ آج بھی ہر جگہ حسنی اور حسینی سیّد موجود ہیں۔

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ

12۔ ابوداؤد حدیث نمبر 2987۔

عنہا کے تین بیٹے تھے۔

حضرت سیّدنا اِمام حسن ؓ، حضرت اِمام حسین ؓ اور حضرت سیّدنا محسن ؓ۔ اور دو بیٹیاں پاک حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

(1) حضرت سیّدنا اِمام حسن ؓ 3 رمضان المبارک کو پیدا ہوئے معلم انسانیت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اُن کا نام حسن ؓ رکھا ساتویں دن عقیقہ کیا بال اُتروائے۔ اور بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کی حضرت سیّدنا حسن ؓ شکل وصورت میں ہو بہو اپنے نانا جی محترم رسولِ پاک ﷺ کی سی مشابہت رکھتے تھے۔ اِنتہائی صابر شاکر عامل کتاب اور صلح پسند شخصیت تھے۔ حضرت سیّدنا اِمام حسن ؓ کو زہر دے دیا گیا اور اسی سبب سے آپ ؓ کی شہادت واقع ہوئی۔

(2) حضرت اِمام حسین ؓ حضرت اِمام حسن ؓ سے ایک سال چھوٹے تھے اُن کی ولادت 4 ہجری میں ہوئی۔ اُن کی کنیت ابوعبداللہ تھی نہایت ہی حسین وجمیل صابر تھے۔ یہ بھی نبی الحرمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ آپ ؓ 61 ہجری میں میدانِ کربلا میں شہید ہوئے۔

(3) حضرت سیّدنا محسن ؓ بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے۔

(4) حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ اُن کا چہرہ ان کی خالہ حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملتا تھا اِس لئے محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام بھی اُمِّ کلثوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) رکھا اِن کا نکاح اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق ؓ سے ہوا' ان کا روضہ مبارک دمشق میں ہے۔

(5) حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سب سے چھوٹی شہزادی پاک تھیں۔ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حادثہ کربلا میں آخری دم تک حضرت اِمام حسین ؓ کے ساتھ رہیں۔ انہوں نے کمال درجہ صبرِ جمیل کا مظاہرہ فرمایا۔

حضور سیّدنا نبی کریم رَءُوف ورحیم ﷺ کے وصال کے بعد سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حالت:

تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت محبت تھی۔ اور خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی اپنے والدِ پاک سے بے پناہ محبت تھی۔ ساری اُولاد پاک میں سے صرف اَب وہی باقی رہ گئی تھیں۔ اِس لئے انہیں تاجدارِ اَنبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے وصال کا شدید صدمہ تھا۔

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سفر آخرت:

خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے دُنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت کمزور ہوتی چلی گئیں۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ کی بیوی حضرت سیّدہ اَسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سب سے بڑھ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت کی۔ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن پر بہت اعتماد کرتی تھیں۔ ایک دن خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن کو فرمایا عورتوں کا جنازہ کس طرح تیار کیا جاتا ہے؟ اِس سے ستر کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ یہ بات سن کر حضرت سیّدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا' کیا میں آپ کو ایک طریقہ نہ بتلاؤں جو ہم نے حبشہ میں دیکھا تھا خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جی ضرور۔

انہوں نے عرض کیا کہ وہاں درخت کی ٹہنیاں لے کر انہیں خم کیا جاتا ہے اور انہیں چارپائی کے چاروں کونوں پر باندھ دیا جاتا

13 مشکوۃ جلد 2 ص 435 حدیث نمبر 6138۔

ہے پھر اُن ٹہنیوں کے اوپر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے اِس طرح وہ چار پائی باپردہ ہو جاتی ہے۔

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ سن کر بہت مسرور اور مطمئن ہو گئیں۔ اور انہوں نے وصیت فرمادی کہ جب میں وصال کر جاؤں تو غسل کے بعد چار پائی کو باپردہ کر دیں اور پردے کا مکمل اِہتمام ہو۔

شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے وصال کے چھ ماہ گزرے تھے کہ 3 رمضان المبارک 11 ہجری بروز منگل خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تبارک وتعالیٰ کو پیاری ہو گئیں وصال کے وقت روایات کے مطابق 29 برس۔ 30 برس یا 35 برس عمر تھی۔ آپ کا نماز جنازہ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا چونکہ آپ رضی اللہ عنہ اُس وقت خلیفۂ وقت تھے۔

رات کی تاریکی تھی مشعلیں روشن تھیں تدفین کے لئے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ قبر مبارک میں اُترے انہیں بقیع غرقد میں حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے 10 اَحادیثِ مبارکہ مروی ہیں جو بخاری شریف، مسلم شریف، سنن اور مسانید میں مذکور ہیں۔

فضائلِ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

(1) خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سر سے پاؤں تک اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتی تھیں۔

(2) حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جب اپنی شہزادی پاک کو آتا دیکھتے تو خوشی سے کھڑے ہو جاتے اور اپنی جگہ بیٹھا لیتے تھے۔

(3) جب خاتونِ جنت حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئیں تو تمام اُمہات المؤمنین موجود تھیں مگر شاہ بحروبر رسولِ انور ﷺ نے راز کی بات صرف اپنی لاڈلی شہزادی سے کی۔

(4) نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنی لاڈلی شہزادی کو وصیّت فرمائی تم ہماری حیاتِ مبارکہ میں طیبہ طاہرہ متقیہ صابرہ ہو اور ہمارے اِس دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی اَیسے ہی رہنا خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اَیسا کر کے دکھایا اور پردہ کی وہ مثال قائم کی جو عالیشان ہے۔

(5) سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنی شہزادی پاک کو تمام جنتی لوگوں کی بیویوں مومنوں کی بیویوں کی سردار ہونے کی خوشخبری عطا فرمائی۔

(6) حضرت سیّدنا اِمام مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں طہارتِ نفس اور شرفِ نسب میں خاتونِ جنت کے برابر کوئی نہیں۔

(7) حضرت سیّدنا اِمام حسن اور حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اور اُن کی امی جان جگر گوشہ رسول ﷺ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

(8) سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو یہ خبر دی کہ میرے دُنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد میرے اہل میں سب سے پہلے آپ مجھ سے ملیں گی۔

جن کا نام مبارک ہے بی بی فاطمہ
جو خواتین عالم میں ہیں عالیہ
عابدہ ، زاہدہ ، ساجدہ ، صالحہ
سیّدہ ، زاہرہ ، طیبہ ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پر لاکھوں سلام

تبرُّکُ باٰثَارِ الصَّالِحِیۡنَ

(قسط دوم)

ازقلم: حضرت علامہ محمد افتخار الحسن (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ چائنہ سکیم لاہور)

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَنۡزِلُ بِذِی الۡحُلَیۡفَۃِ حِیۡنَ یَعۡتَمِرُ وَفِیۡ حَجَّتِہٖ حِیۡنَ حَجَّ تَحۡتَ سَمُرَۃٍ وَفِیۡ مَوۡضِعِ الۡمَسۡجِدِ الَّذِیۡ بِذِی الۡحُلَیۡفَۃِ وَکَانَ اِذَا رَجَعَ مِنۡ غَزۡوَۃٍ وَکَانَ فِیۡ تِلۡکَ الطَّرِیۡقِ اَوۡحَجٍّ اَوۡعُمۡرَۃٍ ھَبَطَ بَطۡنَ وَادٍ وَاِذَا ظَھَرَ مِنۡ بَطۡنِ وَادٍ اَنَاخَ بِالۡبَطۡحَآءِ الَّتِیۡ عَلٰی شَفِیۡرِ الۡوَادِی الشَّرۡقِیَّۃِ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتّٰی یُصۡبِحَ لَیۡسَ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الَّذِیۡ بِحِجَارَۃٍ وَّلَاعَلَی الۡاَکَمَۃِ الَّتِیۡ عَلَیۡھَا الۡمَسۡجِدُ کَانَ ثَمَّ خَلِیۡجٌ یُصَلِّیۡ عَبۡدُاللّٰہِ عِنۡدَہٗ فِیۡ بَطۡنِہٖ کُثُبٌ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَمَّ یُصَلِّیۡ فَدَحَا السَّیۡلُ فِیۡہِ بِالۡبَطۡحَآءِ حَتّٰی دُفِنَ ذَالِکَ الۡمَکَانُ کَانَ عَبۡدُاللّٰہِ یُصَلِّیۡ فِیۡہِ 1 "(شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرے کے قصد سے تشریف لے جاتے اِسی طرح حجۃ الوداع میں جب حج کی نیت سے تشریف لے گئے تو ذوالحلیفہ میں اس ببول کے درخت کے تلے اترتے جہاں اب ذوالحلیفہ کی مسجد ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے یا حج اور عمرے سے مدینہ منورہ کو واپس تشریف لاتے اور اُس راستے میں ہوتے تو وادی عقیق کی نشیب میں اترتے، جب وہاں سے اوپر چڑھتے تو اپنی اونٹنی بطحاء میں بٹھاتے جو وادی کے کنارے مشرق کی طرف ہے، رات کے آخری پہر وہاں آرام فرماتے صبح تک۔ یہ مقام اِس مسجد کے پاس نہیں ہے جو پتھر سے بنی ہے اور نہ اس ٹیلے پر جس پر مسجد ہے وہاں ایک گہرا نالہ تھا، حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُس کے پاس نماز پڑھا کرتے اس نشیب میں ریت کے ٹیلے تھے، (امام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھا کرتے تھے لیکن نالہ کے بہاؤ نے وہاں کنکریاں بہائیں اور اُس مقام کو دفن کر دیا جہاں حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز پڑھا کرتے تھے"۔

شرح: حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اُن جگہوں کو تلاش کر کر کے نماز پڑھنا جہاں امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ واضح ثبوت ہے تبرک باٰثار الصالحین کا۔

حضرت سیّدنا عِتبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے (رحمۃ العالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡکَ وَسَلَّمَ قَدۡاَنۡکَرۡتُ بَصَرِیۡ وَاَنَا اُصَلِّیۡ لِقَوۡمِیۡ فَاِذَاکَانَتِ الۡاَمۡطَارُ سَالَ الۡوَادِی الَّذِیۡ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَہٗ لَمۡ اَسۡتَطِعۡ اَنۡ اٰتِیَ مَسۡجِدَ ھُمۡ فَاُصَلِّیۡ بِھِمۡ وَوَدِدۡتُّ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡکَ وَسَلَّمَ اَنَّکَ تَاۡتِیۡنِیۡ فَتُصَلِّیۡ فِیۡ بَیۡتِیۡ فَاَتَّخِذُہٗ مُصَلّٰی قَالَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سَاَفۡعَلُ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی اٰخِرِہٖ 2 "یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میری نظر بہت کمزور ہو گئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا تھا پس جب بارش ہوتی ہے تو میرے اور اُن کے درمیان والی وادی بہہ پڑتی ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا کہ اُن کی مسجد میں آؤں اور اُن کو نماز پڑھاؤں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائیں اور نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اُس جگہ کو جائے نماز بنالوں۔ راوی کہتے ہیں کہ (سیّدالانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو فرمایا: اچھا میں عنقریب اَیسا کروں گا، حضرت سیّدنا عِتبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوسرے دن (احمد مختار حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور (اَمیر

---

1 بخاری شریف جلد 1 ص 70، باب المساجد التی علی طریق المدینۃ۔ 2 بخاری جلد 1 ص 60 باب المساجد فی البیوت۔

المؤمنین) حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے' جب دن کافی چڑھ چکا تھا' (سیّدِ عرب وعجم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی' میں نے اجازت دی' جب آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو بیٹھنے سے پہلے فرمایا: آپ کہاں پسند کرتے ہو کہ میں آپ کے گھر میں نماز اَدا فرماؤں ؟ حضرت سیّدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اِشارہ کیا۔ (ابوالقاسم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تکبیر کہی ہم بھی کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی تو آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا''۔

تشریح: کیا حضرت سیّدنا عِتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا (ابوالقاسم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر نماز کی دعوت دینا اور اِس پر اِصرار کرنا تبرک باٰثار الصالحین کی واضح دلیل نہیں؟

حضرت سیّدنا عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **رَاَیْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ لَاُقَبِّلُکَ وَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ وَّلَوْ لَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُقَبِّلُکَ لَمْ اُقَبِّلْکَ** [3] ''میں نے (اَمیر المؤمنین) حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے' میں تجھے بوسہ دیتا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے' اگر میں نے (خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ بوسہ دیتا''۔

کیا (اَمیر المؤمنین) حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک مردہ دِلوں کو جلا بخشنے کے لئے کافی نہیں؟

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ مفسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُوْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْھِمْ وَیُحَنِّکُھُمْ فَاُتِیَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَہٗ بَوْلَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ** [4] ''(نبی قبلتین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں بچے لائے جاتے' آپ ﷺ اُن کے لئے برکت کی دعا فرماتے اور انہیں گھُٹی دیتے' ایک مرتبہ آپ ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں بچہ لایا گیا' اُس نے آپ ﷺ کی گود (مبارک) میں پیشاب کر دیا' آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اِس پر بہا دیا اور مبالغہ سے نہیں دھویا''۔

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اپنے بچوں کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں لانا' گھُٹی دلوانا' آپ ﷺ کی گود میں بچوں کو بٹھانا' تبرک باٰثار الصالحین کی واضح دلیل نہیں؟

حضرت سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: **لَمَّا مَاتَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِغْسِلْنَھَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِی الْخَامِسَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا غَسَلْتُنَّھَا فَاَعْلِمْنَنِیْ قَالَتْ فَاَعْلَمْنَاہُ فَاَعْطَانَا حِقْوَہٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَھَا اِیَّاہُ** [5] ''جب (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال مبارک ہوا تو آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ان کو طاق مرتبہ غسل دو یعنی تین یا پانچ مرتبہ' پانچویں مرتبہ کافور یا کافور میں سے کچھ خوشبو مَل دینا اور جب تم غسل دے لو تو مجھے اطلاع دینا حضرت سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم نے غسل کے بعد آپ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے ہمیں ایک چادر عطا فرمائی اور فرمایا: اس میں بال وغیرہ بھی باندھ دینا اور کفن میں شامل کر لینا''۔

کیا حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا اپنی چادر شریف عطا فرمانا اور کفن کے لئے تاکید فرمانا حصولِ برکت کے لئے نہیں تھا؟

(جاری ہے)

[3] مسلم جلد 1 ص 413 باب استحباب تقبیل الحجر الاسود فی الطواف۔ [4] مسلم جلد 1 ص 139 باب حکم بول الطفل الرضیع وکیفیۃ غسلہ۔ [5] مسلم جلد 1 ص 304-305 کتاب الجنائز۔

دارالافتاء یوسفیہ

ویلنٹائن ڈے

ازقلم: حضرت علامہ مفتی محمد آصف یوسفی (اُستاذ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

سوال: دریافت طلب اَمر یہ ہے کہ ویلنٹائن ڈے جوکہ 14 فروری کومنایا جاتا ہے' مسلمانوں کے لئے یہ منانا کیسا ہے؟

سائل: ملک کاشف لیاقت

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہ' کاشکر ہے جس نے ہمیں نعمتِ اِسلام سے نوازا اور ایک اَیسی پیاری پاکیزہ شریعت عطا فرمائی جس میں صحیح عقائد' عُمدہ اَخلاق اور کردار کی پاکیزگی کی اَعلیٰ تعلیم ہے اور شرک وبدعت و بداَخلاقی اور بے حیائی سے ممانعت پوری تاکید کے ساتھ موجود ہے اور ہر ہر قدم پر علم وعمل اور قانون کے ذریعہ عفت وپاک دامنی کو فروغ دیا گیا اور بے حیائی' زناکاری وغیرہ پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ پاکیزہ معاشرہ اور صاف ستھری سوسائٹی کے لئے عورتوں کو گھروں میں رکھ کر گھریلو ذمہ داریاں دی گئیں اور مردوں کو باہر کی ذمہ داریوں کا پابند کر کے مردوں اور عورتوں کو باہمی اِختلاط سے روکا گیا۔

اَب آیئے اَصل مسئلہ کی طرف:

ویلنٹائن ڈے کیا ہے اور اِس کی اِبتداء کس طرح ہوئی؟ اِس کے بارے میں کئی روایات ملتی ہیں تاہم اِن میں یہ بات مشترک ہے:

(1) ویلنٹائن ڈے (جو 14 فروری کو منایا جاتا ہے) جنسی محبت کرنے والوں کے لئے خاص دِن ہے۔ (2) اِسے محبت کرنے والوں کے تہوار (Lover's Fesitival) کے طور پر منایا جاتا ہے۔ (3) اِس نام کی وجہ جو مشہور ہے وہ یہ کہ سینٹ ویلنٹائن جوکہ تیسری صدی عیسوی میں ایک پادری تھا وہ ایک راہبہ (Nun) کی زلف گرہ گیر کا اَسیر ہوا۔ چونکہ مسیحیت میں راہبوں اور راہبات کے لئے نکاح ممنوع تھا۔ اِس لئے ایک دِن ویلنٹائن نامی شخص نے اِس عورت کی تشفی کے لئے اِسے بتایا کہ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ 14 فروری کا دِن اَیسا ہے اس میں اگر کوئی راہب یا راہبہ جنسی ملاپ بھی کرلیں تو اُسے گناہ نہیں سمجھا جائے گا۔ راہبہ نے اُس پر یقین کیا اور دونوں جوشِ عشق میں یہ سب کچھ کرگزرے۔ کلیسا کی روایات کی یوں دھجیاں اُڑانے پر ان کا حشر وہی ہوا جو عموماً ہوا کرتا ہے یعنی اُن دونوں کو 14 فروری والے دِن قتل کر دیا گیا۔ بعد میں کچھ منچلوں نے ویلنٹائن کو شہیدِ محبت کے درجہ پر فائز کرتے ہوئے اُس کی یاد میں 14 فروری کا دِن منانا شروع کردیا۔ [1]

مسلمان توجہ فرمائیں اِس تہوار کا آغاز مغربی ممالک سے ہوا، جہاں غیر مسلم مادر پدر آزادی کے ساتھ رہتے ہیں اور فحاشی وعریانی اور جنسی بے راہ روی کو وہاں ہر طرح کا قانونی تحفظ حاصل ہے۔ اور اِس تہوار کے منانے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کے ساتھ میل ملاپ' تحفے تحائف کا لین دین سے لے کر فحاشی وعریانی کے ہر مظاہرہ کا جتنا ہوسکے کھلے عام یا چوری چھپے اِرتکاب کیا جاتا ہے۔ شراب کا بے تحاشہ اِستعمال ہوتا ہے۔ اِسلامی معاشرہ میں نوجوان اِس دن کھلم کھلا گناہوں کا اِرتکاب کر کے نہ صرف یہ کہ اپنے نامۂ اَعمال کی سیاہی میں اِضافہ کرتے بلکہ مسلم معاشرہ کی پاکیزگی کو بھی اِن بے ہودگیوں سے ناپاک وآلودہ کرتے ہیں۔ بدنگاہی' بے پردگی' فحاشی وعریانی' غیر محرم لڑکے لڑکیوں کا میل ملاپ' فحش ہنسی مذاق اور پھر اس ناجائز تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بڑھ کر بدکاری تک کی نوبت جیسی بُرائیاں اِس دن کے منانے کے نتائج ہیں۔ دوسروں کی بہن' بیٹی کی عزت تار تار ہوتی ہے' اِس دِن رقص' موسیقی' شراب خوری اور بدکاری کے ریکارڈ توڑے جاتے ہیں۔ اِسلامی تعلیمات

---

[1] اقتباس از: ویلنٹائن ڈے از محمد عطاء اللہ صدیقی ص 3۔

کا سرِ عام مذاق اُڑایا جاتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ جبکہ مختصر یہ سمجھ لینا چاہئے فرمانِ باری تعالیٰ ہے: **وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ o** 2 ''اور بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں خواہ پوشیدہ''۔ مزید فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ o 3 ''بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اِیمان والوں میں بے حیائی کی بات پھیلے اُن کے لئے دُنیا اور آخرت میں درد ناک عذاب ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور فرمایا: **وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِیْلًا o** 4 ''اور زنا کے قریب نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے''۔ اور یاد رکھیں کہ زنا صرف شرمگاہ سے نہیں ہوتا بلکہ زنا ہاتھ سے بھی ہوتا ہے اور وہ ہے کسی غیر محرم کو ہاتھ لگانا' آنکھ کا زنا یہ ہے کہ کسی حرام چیز کو دیکھنا' اَلبتہ یہ اَلگ بات ہے کہ شرعی حد صرف شرمگاہ والے زنا پر ہی لگتی ہے''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّت کے غمخوار آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ اَقدس ہے: **كُلُّ ابْنِ آدَمَ لَهٗ حَظُّهٗ مِنَ الزِّنَا فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ وَ زِنَا الْيَدَيْنِ الْبَطْشُ وَزِنَا الرِّجْلَيْنِ الْمَشْيُ وَزِنَا الْفَمِ الْقُبَلُ وَالْقَلْبُ يَهْوِيْ وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ وَحَلَّقَ عَشَرَةً ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِيْهَا يَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَحْمُهٗ وَدَمُهٗ** 5 ''حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کے ہر بیٹے کا زنا میں حصہ ہے' آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے' ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے' پاؤں کا زنا چلنا ہے' منہ کا زنا بوسہ لینا ہے اور دِل اِس کی خواہش اور تمنا کرتا ہے اور پھر شرمگاہ اِن اُمور کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ پھر حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دَس کے عدد کا حلقہ بنایا اور دوسرے ہاتھ کی انگشتِ شہادت کو اِس میں داخل کیا اور فرمایا: ابو ہریرہ کا گوشت اور خون اِس پر گواہی دیتا ہے۔ اس لئے کسی بھی مسلمان کو بوس و کنار' خلوت اور اِدھر اُدھر نظریں مارنے پر مشتمل زنا کے اِبتدائی مراحل کے بارے میں سُستی اور کاہلی نہیں برتنی چاہئے۔ نیز (اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: **لَاَنْ يُّطْعَنَ فِيْ رَأْسِ اَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِّنْ حَدِيْدٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمَسَّ امْرَاَةً لَا تَحِلُّ لَهٗ** 6 ''بندے کے لئے اپنے سر کو لوہے کے کیلوں سے زخمی کرنا بہتر ہے اِس بات سے کہ وہ نامحرم خاتون کو چھوئے''۔ نیز نامحرم خواتین کی طرف قصداً دیکھنا محلِ فتنہ ہونے کی وجہ سے نصوصِ شرعیہ کی بنا پر حرام ہے' اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ذیشان ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ o 7 ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان مردوں سے فرمائیں کہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں' یہ اُن کے لئے بہت پاکیزہ ہے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ اُن کاموں کی خبر رکھنے والا ہے جن کو وہ کرتے ہیں''۔

اور فرمایا: **وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ......** 8 ''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان عورتوں سے فرمائیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زیبائش کو ظاہر نہ کریں مگر جو خود ظاہر ہو اور اپنے دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زیبائش کو صرف اپنے شوہروں پر ظاہر کریں' یا اپنے باپ دادا پڑ یا اپنے

2 سورۃ الانعام آیت 151۔ 3 سورۃ النور آیت 19۔ 4 سورۃ الاسراء آیت 32۔ 5 مسند احمد حدیث 10920۔ 6 الجامع حدیث 486۔ 7 سورۃ النور آیت 30۔

شوہروں کے باپ دادا پر' یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی خواتین پر یا اپنی مملوکہ باندیوں نوکرانیوں پر یا اپنے اُن نوکروں پر جن کو عورتوں کی شہوت والی باتوں کی خبر نہ ہو یا اُن بچوں پر جو عورتوں کی شرم والی باتوں پر مطلع نہ ہوں اور اپنے پاؤں سے اِس طرح نہ چلیں جس سے اُن کے پاؤں کی وہ زینت ظاہر ہو جائے جس کو وہ چھپائے رکھتی ہیں اور اے مسلمانو تم سب اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ کی طرف توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ''۔

اِسلام کے ماننے والوں کو قرآنِ مجید اور سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنا چاہئے اور یاد رکھیں محشر میں اَعضاء جسمانی سے بھی سوال ہوگا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ذیشان ہے: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ○ 9 ''اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اُس کے درپے نہ ہو بے شک کان اور آنکھ اور دِل اِن سب سے (روزِ قیامت) سوال کیا جائے گا۔ نیز فرمایا: يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ 10 ''جس دن اُن کے خلاف ان کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ دُنیا میں کیا کرتے رہے تھے۔ مزید فرمان ہوتا ہے:

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ 11 ''ہم آج اُن کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور اُن کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور اُن کے پاؤں اُن کاموں کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے تھے''۔

غیر محرم عورت کو ارادۃً دیکھنا ناجائز اور حرام ہے اسی طرح اس سے مصافحہ کرنا یا ہاتھ لگانا بھی حرام ہیں لہٰذا مسلمان غور کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ اِرشاد مبارک فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ 12 ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جس پر سخت مزاج اور طاقت ور فرشتے مقرر ہیں' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ انہیں جو حکم دیتا ہے وہ اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے (خاتم الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم بھی نگہبان ہے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھی جائے گی اور غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

لہٰذا والدین کیلئے ضروری ہے کہ اپنے لڑکوں کو غیر محرم عورتوں پر نظر ڈالنے سے روکیں اور لڑکیوں کو نامحرم مردوں سے پردہ کرنے کا حکم دیں اور غیر محرم سے ملنے جلنے سے منع کریں یہ سب کام حرام اور جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

8 سورۃ النور آیت 31۔ 9 سورۃ الاسراء آیت 36۔ 10 سورۃ النور آیت 24۔ 11 سورۃ یٰس آیت 65۔ 12 سورۃ التحریم آیت 6۔

روایت خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ترتیب: صاحبزادہ عبدالرزاق یوسفی

ایک دن خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز اَدا فرمائی پھر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ چاشت کا وقت ہوا' شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ مسکرائے پھر اپنی ہی جگہ پر بیٹھ گئے' یہاں تک کہ نمازِ ظہر' نمازِ عصر اور نمازِ مغرب ہوگئی کوئی کلام نہیں فرمایا' یہاں تک کہ نمازِ عشاء ادا فرمائی پھر امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اُٹھے اور اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا' حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے عرض کریں' کیا وجہ ہے؟ آج آپ ﷺ نے کچھ بھی اِرشاد نہیں فرمایا۔ تو خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! آج میرے اوپر پیش کئے گئے دُنیا کے حالات جو کچھ دُنیا میں ہو چکا اور جو کچھ آخرت میں ہونا ہے جمع کیا گیا اوّلین کو اور آخرین کو ایک مقام میں' لوگ اس سے گھبرائیں گے یہاں تک کہ وہ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوں گے قریب تھا کہ ان کو پسینہ ڈبو دے پس وہ عرض کریں گے اے آدم علیہ السلام آپ ابوالبشر ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے آپ کو چنا ہوا ہے ہماری شفاعت کریں اپنے رب تبارک وتعالیٰ عزوجل سے۔ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام فرمائیں گے مجھے بھی تمہاری طرح ہی آزمائش پہنچی ہے پس تم میرے بعد اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ' بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے چن لیا حضرت آدم' حضرت نوح' آل ابراہیم وآلِ عمران علیہم السلام کو جہانوں پر۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: وہ حاضر ہوں گے حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں پس وہ عرض کریں گے ہماری شفاعت فرمایئے اپنے رب تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں۔ پس چن لیا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے آپ کو اور آپ کی دُعا کو قبول فرمایا اور زمین پر کفار میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑا۔ حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام فرمائیں گے میرے پاس تمہارے لئے کچھ نہیں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے آپ کو اپنا خلیل بنایا پس لوگ جائیں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں' تو حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ تمہارے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے اور لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے اُن سے کلام فرمایا ہے۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرے پاس تمہارے لئے کچھ نہیں ہے۔ لیکن تم حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف چلے جاؤ۔ بے شک وہ مادرزاد اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک فرما دیتے تھے اور مردے زندہ فرماتے تھے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرے پاس تمہارے لئے کچھ نہیں ہے۔ تم چلے جاؤ اولادِ آدم کے سردار کی طرف' کیونکہ وہی ہیں جن کی قبر قیامت والے دن سب سے پہلے کھولی جائے گی' حضرت سیّدنا محمد ﷺ کی طرف جاؤ بس وہ تمہارے رب سبحانہ وتعالیٰ سے تمہاری شفاعت کریں گے' سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگ میری طرف آئیں گے پس حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام اپنے رب تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم کے پاس حاضر ہوں گے اللہ ربُّ العزّت فرمائے گا آپ کو شفاعت کی اِجازت دو اور جنت کی خوشخبری دو۔ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ چلیں گے پس سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سجدہ فرمائیں گے پورے جمعۃ المبارک کی

مقدار تو اللہ رب العزت فرمائے گا اے پیارے محمد (صلی اللہ علیک وسلم!) اپنے سرِ اَنور کو اُٹھایئے آپ ﷺ کہیں آپ ﷺ کی بات سنی جائے گی، آپ ﷺ شفاعت کریں آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اپنا نورانی سر مبارک اُٹھائیں گے اور اللہ رب العزت کی طرف دیکھیں گے اور دوبارہ سجدہ کریں گے جمعۃ المبارک کی مقدار پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہُ الکریم فرمائے گا اے پیارے محبوب ﷺ اپنا سرِ اَنور اُٹھائیں آپ ﷺ کہیں، آپ ﷺ کی بات سنی جائے گی آپ ﷺ شفاعت فرمایئے آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سجدہ فرمانے لگیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو پہلوؤں سے پکڑ لیں گے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہُ الکریم اپنے دُعا کے دروازے آپ ﷺ پر کھول دے گا جو کسی بشر پر کبھی نہیں کھولے گئے ہوں گے۔ پس سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ عرض کریں گے اے میرے رب عزوجل تو نے مجھے اَولادِ آدم علیہ السلام کا سردار بنایا مجھے اِس پر فخر نہیں ہے اور سب سے پہلے قیامت والے دن مجھ سے زمین (قبر انور) کھولی گئی مجھے اِس پر فخر نہیں ہے پھر مجھ پر حوضِ کوثر پیش کیا جائے گا جو مقام ایلہ اور صنعاء کے درمیان کی جگہ سے بھی زیادہ ہوگا پھر کہا جائے گا صدیقوں (سچے لوگوں) کو بلاؤ پس وہ شفاعت کریں گے پھر کہا جائے گا اَنبیاء کرام علیہم السلام کو بلاؤ سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک نبی علیہ السلام آئیں گے اُن کے ساتھ ایک جماعت ہوگی اور ایک نبی علیہ السلام کے ساتھ پانچ یا چھ آدمی ہوں گے اور ایک نبی علیہ السلام کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا شہداء کو بلاؤ پس وہ جس کی چاہیں گے شفاعت کریں گے۔ پھر جب شہداء شفاعت کر چکیں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا مَیں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں جس نے بھی میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا وہ میری جنت میں داخل ہو جائے۔ سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ سبھی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا جہنم میں دیکھو کیا تم ملتے ہو کسی شخص سے جس نے کوئی ایک بھی اَچھا عمل کیا ہو۔ سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ فرشتے جہنم میں ایک شخص کو پائیں گے تو فرشتہ اس شخص سے کہے گا کیا تو نے کوئی اَچھا عمل کیا ہے تو وہ شخص کہے گا کہ نہیں سوائے اس کے کہ میں خرید وفروخت میں لوگوں سے درگزر کرتا تھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہُ الکریم فرمائے گا اس سے درگزر کرو جس طرح یہ میرے بندوں سے درگزر کرتا تھا۔ پھر وہ (فرشتے) ایک اور آدمی کو دوزخ سے نکالیں گے اور اُس سے فرشتہ کہے گا کیا تو نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہے؟ تو وہ شخص کہے گا نہیں سوائے اِس کے کہ میں نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا پھر مجھے راکھ بنا دینا یہاں تک کہ میں سرمے کی طرح ہو جاؤں تو میری کچھ راکھ کو پانی میں بہا دیا جائے اور میری کچھ راکھ کو ہوا میں اُڑا دینا تا کہ میرا رب مجھ پر پکڑ نہ فرمائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہُ الکریم اُس سے فرمائے گا تو نے اَیسا کیوں کیا؟ تو آدمی عرض کرے گا تیرے خوف سے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہُ الکریم فرمائے گا دیکھ اس بادشاہت کی طرف جو سب سے بڑی بادشاہت ہے پس بے شک تیرے لئے اِس کی مثل ہے اور اس کی مثل دس وہ آدمی عرض کرے گا تو مجھ سے مذاق کر رہا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے تو رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اِس وجہ سے میں چاشت کے وقت ہنسا۔ اور اس شخص کی بھی شفاعت ہو جائے گی۔

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

رپورٹ برائے تقسیمِ اَسناد و دستار بندی و دوپٹہ پوشی

جامعہ یوسفیہ (برائے طلباء و طالبات) حویلی لکھا

از قلم: محمد اویس اقبال قادری

ترتیب: ڈاکٹر محمد حسین یوسفی (حویلی لکھا)

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب، انجمن اِشاعتِ دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب جو 1998ء میں پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی حضور قبلہ بابا جی سرکار علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں قائم ہوئی تھی، جو اپنی تحریری و تبلیغی سرگرمیوں کی بنا پر بین الاقوامی شہرت کی حامل ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ اُس کا حلقہ اراکین اور دائرہ کار وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ کے فضل و کرم اور نبی کریم رءُوف و رحیم ﷺ کی نظرِ عنایت سے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اِشاعتِ دینِ اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب مبلغ دِینِ اِسلام پیر طریقت سیّدی مرشدی حضور قبلہ بابا جی سرکار منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضور بابا جی سرکار صاحبزادہ پیر طریقت رہبر شریعت بشیر احمد یوسفی مدّ ظلہٗ (ایم۔سی۔ایس) کی سرپرستی میں تحریری تقریری اور تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہے۔ الحمدللہ حلقہ حویلی لکھا میں ہر سال نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب کے زیرِ اہتمام معلم اِنسانیت کانفرنس کا اِنعقاد کیا جاتا ہے۔

اِس سال اِس کانفرنس کا اِنعقاد 21 نومبر 2019ء بروز جمعرات بعد از نمازِ عشاء بمقام جامعہ دارالسلام حویلی لکھا میں ہوا۔ کانفرنس میں کثیر تعداد میں عُلماءِ کرام، پیرانِ عِظام اور کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، تلاوت کی سعادت صدر مدرس جامعہ دارالاسلام قاری محمد رفیق یوسفی نے حاصل کی، نعت رسول مقبول ﷺ ڈاکٹر محمد حسین یوسفی نے پڑھی، خطبہ استقبالیہ حضرت علامہ مولانا محمد اسلم کریمی مدّ ظلہٗ نے پیش کیا۔

کانفرنس کی صدارت و خطاب:

خصوصی خطاب حضرت علامہ پیر طریقت، رہبر شریعت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی مدّ ظلہٗ سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ چائنہ سکیم نے فرمایا۔ آپ نے علم کی اَہمیت پر گفتگو اِرشاد فرمائی، کانفرنس میں 10 حفاظ کرام کی دستار بندی صاحبزادہ صاحب نے اپنے دست مبارک سے کی اور اَدبھی تقسیم کیں۔

نیز مؤرخہ 15 دسمبر 2019ء بروز اتوار، عظیم الشان کانفرنس تقسیمِ اَسناد و دوپٹہ پوشی برائے خواتین جامعہ یوسفیہ، نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اشاعتِ دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب اور یوسفی برادران حویلی لکھا کے زیرِ اہتمام ہوئی۔

پیر طریقت، رہبر شریعت، عظیم مبلغ اسلام الحاج مولانا منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ مولانا قاری محمد حسن قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب اور پیر طریقت، رہبر شریعت، قطب جلی، امینِ علم لدنی، نائب غوث الثقلین، منظور نظر، داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضانِ نظر سے حق میرج لان حجرہ روڈ حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں منعقد ہوئی، جس میں تقریباً 10000 سیاسی اور دینی خواتین اِسلام نے شرکت کی۔

بیانات:

کانفرنس میں خصوصی خطاب و دُعا مسز پیر طریقت رہبر شریعت فہد احمد یوسفی زِیدَ شرفہا (پرنسپل جامعہ یوسفیہ برائے طالبات) اور مسز صاحبزادہ مولانا مفتی خلیل احمد یوسفی صاحب زِیدَ شرفہا (پرنسپل جامعہ یوسفیہ برائے طالبات سکیم نمبر 2 لاہور) نے مختلف موضوعات پر اِسلامی تعلیمات کے متعلق گفتگو فرمائی۔ صاحبزادی صاحبہ کے خصوصی خطاب سے قبل صاحبزادہ حضرت مفتی خلیل احمد یوسفی مدّ ظلہُ العالیٰ (ایم۔فل) نے اِصلاحِ اَحوال

پر قرآن مجید واَحادیث مبارکہ کی روشنی میں مختصراً خطاب فرمایا۔

کانفرنس میں سنائے جانے والے اُمور:

2003ء میں جامعہ یوسفیہ (حویلی لکھا) کی سنگِ بنیاد رکھی گئی۔ جامعہ یوسفیہ برائے طالبات (حویلی لکھا) کا آغاز کرایہ کی بلڈنگ سے ہوا۔ اِس کے بعد حویلی لکھا کے احباب نے مل کر بہت محنت کی اور 2009ء تک حلقہ حویلی لکھا میں 8 مدارس 4 مساجد تعمیر کی گئیں اس کے علاوہ 2 ایمبولینس انسانیت کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔

2016ء کے جلسہ تقسیم اَسناد میں باباجان سرکار علیہ الرحمہ نے جامعہ کے ساتھ والے مکان کو خرید کر جامعہ یوسفیہ میں شامل کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ عزوجل کے فضل وکرم اور خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی توفیق اور عنایت سے باباجان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے کچھ مہینے بعد ہی اُن کے کئے ہوئے وعدے کو پورا کیا گیا اور مکان کو خرید کر جامعہ میں شامل کر لیا گیا ہے اور تعمیر کا کام جاری ہے۔

کئی طالبات جامعہ یوسفیہ سے فارغ ہونے کے بعد ایم۔ فل کر رہی ہیں۔ اِس سال 12 طالبات حفظ، 32 درسِ نظامی 26 ترجمہ وتفسیر اور 38 تجوید وقرأت کے کورس میں مکمل کامیاب ہوئیں اور کانفرنس میں اُن کو اَسناد اور دوپٹہ پوشی سے نوازا گیا۔

ترقی کے اِن 16 سالوں میں بہت سی مشکلات آئیں اور سخت ترین آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن جامعہ یوسفیہ کا یہ سارا کارواں اپنی منزل پر چل رہا ہے اور بالآخر بزرگوں کی دُعاؤں اور مخلص ساتھیوں کی محنت سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ نے بہت ترقی عطا فرمائی۔ اور مزید ترقی کے دروازے بھی کھلیں ہوئے ہیں۔

اِداروں کے لئے مال، جان اور وقت دینے والے اَفراد:

میاں اقبال ندیم یوسفی، محمد احمد یوسفی، عبدالحمید یوسفی، غلام مصطفیٰ یوسفی، حاجی نصیر احمد یوسفی، ڈاکٹر محمد احمد یوسفی، حافظ محمد اکرام حسین یوسفی، بشارت علی یوسفی، محمد انور یوسفی، محمد عباس یوسفی، ڈاکٹر محمد عباس یوسفی، حافظ محمد رفیق یوسفی، مولانا محمد طفیل یوسفی، حافظ شیخ محمد عمیر یوسفی، عبدالجبار یوسفی، محمد کاشف یوسفی، شاہ نواز خاں صاحب، حاجی ریاض احمد سدیدی صاحب (چیئرمین مرکزی جماعت اہل سنت حویلی لکھا) اور احسان اللہ خاں صاحب اور کئی دیگر مخلص ساتھیوں اور پیارے بھائیوں نے ترقی کے اس سفر میں بہت خدمات سرانجام دیں اور ان شاءاللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ دیتے رہیں گے۔

پیغام

تمام بزرگان دین، برادران طریقت، متعلقین، متوصلین عقیدتمندوں اور دوست اَحباب سے گزارش کے ہے کہ پیر طریقت، رہبر شریعت، امین علم لدنی، عاشق رسول، صوفی باصفا، منیر اِسلام حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ المعروف پکے ٹھکے صوفی کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات کو آڈیو میسجز یا تحریری طور پر اِس نمبر پر ارسال فرمائیں۔ 0300-4274936

ھفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نماز مغرب
جامع مسجد نگینہ A-977، بلاک بی III، گجرپورہ سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی وتعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبان اِسلام اور عشاقان مصطفیٰ ﷺ کو شرکت کی دعوت ہے۔

بفیضانِ نظر

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا
منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمہ اللہ تعالیٰ

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب
042-36880027-28,0300-4274936

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا

مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) علیہ الرحمہ

الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات و جوابات کے لئے

info@seedharastah.com

+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

YouTube naginatv

naginatv

www.nagina.tv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی و تربیتی اجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔

(۲) ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع کو ہر ہفتے بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔

(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔

nagina.tv

www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541

پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ، بلاک B-III گجرپورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986